Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
15

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

19 جمادی الثانی 1436 ہجری قمری 9 شہادت 1394 ہش 9 اپریل 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو
عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو
خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

الہام کی روشنی

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو صرف عقل ہی کے عطیہ سے مشرف نہیں فرمایا بلکہ الہام کی روشنی اور نور بھی اس کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے۔ ان کو ان راہوں پر نہیں چلنا چاہیے جن پر خشک منطقی اور فلاسفر چلانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر لسانی قوت غالب ہوتی ہے اور روحانی قوی بہت ضعیف ہوتے ہیں۔ دیکھو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی تعریف میں اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ (ص:۴۶) فرمایا ہے کہیں اولی الالسنہ نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو بصر اور بصیرت سے خدا کے کام اور کلام کو دیکھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ساری باتیں بجز تزکیہ نفس اور تطہیر قوائے باطنیہ کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتیں۔

فلاح دارین کے حصول کا طریق

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہوجاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ع

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔ زبان سے قیل وقال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔ بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر منبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ تکبر، غرور اور بدکاریوں سے بچو، مگر جوان کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا ندازہ اس سے لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔

قول فعل میں مطابقت

اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف:۳) کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔

تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپؐ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپؐ کے قول و فعل میں پوری مطابقت تھی۔

میری ان باتوں پر عمل کرو

میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہوگئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں، تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔

علوم جدیدہ کی تحصیل

میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ اُن کی رُوح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 42، ایڈیشن 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 40

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خداتعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

معترض نے احمدیہ مسلم جماعت کو امت مسلمہ سے الگ اور مستقل امت قرار دیتے ہوئے لکھا کہ :

''قادیانی امت، امت مسلمہ سے ہر چیز میں الگ ہے۔ ان کا خدا الگ، رسول الگ، کتاب الگ، شریعت الگ، عبادت الگ، قانون مناکحت الگ، دین اور شعائر الگ، مقامات مقدسہ الگ، تاریخی شخصیتیں الگ، تقویم اور کیلنڈر الگ، سزا وجزا کا معیار الگ، دوزخ الگ، جنت الگ، غرض وہ تمام عوامل واسباب جو ایک قوم کو دوسری قوم سے الگ اور ایک امت کو دوسری امت سے علیحدہ اور ممتاز کرتے ہیں وہ سب کے سب یہاں موجود اور کارفرما ہیں۔ اس لئے یقیناً قادیانی امت بھی امت مسلمہ سے ایک الگ جداگانہ اور علیحدہ امت ہے۔''

(منصف 2014-2-14)

قارئین کرام! احمدیہ مسلم جماعت کا دعویٰ ہے کہ احمدیت ہی دراصل حقیقی اسلام ہے۔ سوچنے کا مقام ہے کہ جو جماعت خود کو اسلام کا حقیقی علم بردار کہے اس کے معتقدات اسلام سے الگ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ ہمارا تمام مخالفین احمدیت کے سامنے یہ چیلنج ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفا یا دیگر بزرگان احمدیت کی کسی تحریر یا تقریر سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ احمدیت اسلام سے کوئی الگ امت ہے۔ یہ سراسر ظلم ہے جو ہماری طرف وہ بات منسوب کی جارہی ہے جس پر ہمارا ایمان نہیں۔

ایک موقعہ پر جب آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی فہرست تیار کرنے کا حکم دیا تو یہ ہدایت دی کہ اُكْتُبُوْا لِي مَنْ يَلْفَظُ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاس (صحیح البخاری کتاب الجهاد والسير / باب كتابة الإمام الناس) کہ لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لئے تیار ہونے والی فہرست میں لکھ لو۔ یعنی اسے مسلمان سمجھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسّی سے زائد کتب، اشتہارات و رسائل، خلفائے احمدیت کی تحریرات، خطبات و خطابات اور علمائے سلسلہ کی کتب احمدیہ مسلم جماعت کی آفیشل ویب سائٹ www.alislam.org پر موجود ہیں۔ جو چاہے وہاں سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ کسی ایک جگہ بھی کسی تحریر یا تقریر سے اشارۃً بھی اس بات کا اظہار نہیں ہوگا کہ احمدیہ مسلم جماعت اسلام سے کوئی الگ جماعت ہے۔ بلکہ ہر جگہ اسی بات کا اظہار ہوگا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ہم نے اسلام کے مقابل پر کوئی نیا دین جاری نہیں کیا۔ معاندین احمدیت کا ایسا کہنا آنحضور ﷺ کے صریح فیصلے سے بغاوت کرنا ہے۔

مخالفین اسلام ہم پر یہ جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگاتے ہیں کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے اسلام کے بنا ہمارا ایک پل بھی جینا محال ہے۔ معاندین احمدیت کی یہ سراسر بددیانتی ہے کہ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں۔ دوسری طرف ہم پر اسلامی شعار کے استعمال پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ اگر ہم ان کے نزدیک مسلمان نہیں تو پھر وہ ہم پر اسلامی شعار کے استعمال پر پابندیاں کیوں عائد کرتے ہیں؟ کیا دنیا میں کوئی ایسا غیر مسلم ہے جس پر اسلامی شعار کے استعمال پر پابندی ہو۔ کون سا ایسا غیر مسلم ہے جو اسلامی شعار استعمال کرنا اور اسلامی اصولوں پر کاربند ہونا چاہتا ہے؟ غیر مسلم تو وہ ہیں جو اسلام سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساری زندگی ایسے ہی غیر مسلموں سے نبرد آزما رہے جو درحقیقت اسلام کو نابود کر دینا چاہتے تھے۔ آپ کی بعثت کے وقت اسلام دشمن کے نرغہ میں تھا اور اس پر چاروں طرف سے سخت ناپاک اعتراضات کے تیر برسائے جارہے تھے اور آپ ان تیروں کو تن تنہا اپنے سینے پر لے رہے تھے۔ آپ نے ایک بطل جلیل کی مانند ان حملوں کا جواب دیا اور ایسے زبردست دلائل سے اسلام کا دفاع کیا کہ وہ دشمن جو اسلام کا شکار کرنے کے ارادے سے اسلام پر حملہ آور ہوا تھا خود شکار ہوگیا۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس پر اگر ایک انسان بنظر تحقیق غور کرے تو اسے کوئی اعتراض نظر نہیں آئے گا۔ یہی وجہ تھی کہ معاندین اسلام، اسلام پر ناپاک اور گندے اعتراضات کرتے تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی معقول اعتراض تھا ہی نہیں۔ یہی حال آج معاندین احمدیت کا ہے۔ وہ احمدیت کی مخالفت میں ہر طرح کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں بالکل ان معاندین اسلام کی طرح جو اسلام پر گندے اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں بعینہ اسی طرح جس طرح معاندین اسلام آنحضور ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو مسخ کرکے FAKE تصاویر انٹرنیٹ پر ڈالتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح معاندین اسلام آنحضور ﷺ کے کارٹون بناتے ہیں۔ وہ احمدیوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے یعنی خدائے واحد ویگانہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے روکتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح معاندین اسلام آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو وحدانیت کے اقرار واعلان سے روکتے تھے۔ معاندین اسلام نے مسلمانوں کو حج سے روکا۔ آج سوائے احمدیوں کے کسی کو حج سے نہیں روکا جاتا۔ اگر کوئی کہے کہ غیر مسلموں کو بھی تو حج سے روکا جاتا ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا غیر مسلم یعنی ہندو یا عیسائی یا یہودی یا اور دیگر غیر مسلم کیا اسی طرح حج سے ایسی ہی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہیں جیسے احمدی؟ جب بھی کسی احمدی کو حج کا موقع ملتا ہے تو وہ اسی طرح حج کے احکام بجالاتا ہے جس طرح ایک سچا مسلمان۔ الغرض معاندین احمدیت اپنے اعمال میں معاندین اسلام سے مشابہ ہیں اور احمدی اپنے اعمال اور اپنی حالتوں میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے مشابہ۔

آج امت مسلمہ صدہا بدعتوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہے۔ ایسے ایسے اعمال اسلام کے نام پر ہورہے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ شرک عام ہوچکا ہے۔ قبر پرستی عین اسلام سمجھی جاتی ہے۔ عاملوں نے جھاڑ پھونک کے ایسے گورکھ دھندے میں مسلمانوں کو مبتلا کر رکھا ہے کہ گویا وہ اس کے اسیر ہیں۔ انسانوں کی پرستش ہورہی ہے۔ مسجدوں میں عبادت کے نام پر شرمناک رسوم بجالائی جارہی ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود یہ مسلمان ہیں۔ کوئی ان کو غیر مسلم نہیں کہتا۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ مسلمانوں کی اس حالت کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ معاندین احمدیت کو اسلام کی اس نازک حالت سے کچھ بھی سروکار نہیں۔ انہیں اس بات سے کچھ لینا دینا نہیں کہ مسلمان کہلانے والے زمانہ جاہلیت سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔ ان کو تو بس ایک ہی فکر کھائے جارہا ہے کہ احمدی کہیں اپنے پاک نمونوں سے اخلاقی پستی کی دلدل میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو نکال کر اعلیٰ اخلاق کے بلند مینار پر نہ بٹھا دیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین ومعلمین جب گاؤں دیہات میں پسماندہ اور اسلامی تعلیمات سے نابلد مسلمانوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے جاتے ہیں اور انہیں نماز اور قرآن سکھاتے ہیں، شعار اسلامی کا پابند بناتے ہیں تو یہ اسلام کے 'دوست نما دشمن' شیطان کی طرح وہاں پہنچ جاتے ہیں اور ان مسلمانوں کو بہکاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم جو جی میں آئے کرو بس احمدیوں کے جال میں مت پھنسو۔ یہ تمہیں گمراہ کردیں گے۔ یہ مسلمان نہیں کرسچن ہیں۔ (نعوذ باللہ) ان کے دھوکے میں مت آنا۔ لیکن اکثر جگہوں پر انہیں منہ کی بھی کھانی پڑتی ہے۔ گاؤں کے سادہ لوح سینہ تان کر ان معاندین احمدیت کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ہمارے گھر شرک اور بدعت کی آماجگاہ بن چکے تھے، ہمارے بچے قرآن نماز سے ناآشنا تھے، اس وقت تم کہاں تھے؟ اس وقت ان احمدیوں نے ہمیں سنبھالا اور دینی تعلیم دی۔ اب اپنی خیر مناو اور یہاں سے چلے جاؤ۔

تعجب ہے معاندین کی عقلوں پر! کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اگر احمدی مسلمان نہیں تو پھر دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہیں۔ اگر احمدی مسلمان نہیں تو انہیں یہ بات ثابت کرنے کے لئے اس قدر مشقت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خود ہمارے اعمال نعوذ باللہ ایسے ہوتے جو ہمیں اسلام سے دور کردیتے۔ مگر معاندین احمدیت کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ ہے وہ ہمارے اعمال سے ہمیں غیر مسلم ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارا عمل تو اسلام ہی اسلام ہے۔ اکثر طالبان حق جب قادیان آتے ہیں اور احمدیہ مسلم جماعت سے رو برو ہوتے ہیں، مساجد میں نماز پڑھتے ہیں، قرآن وحدیث کا درس سنتے ہیں، گلیوں بازاروں میں اُنہیں ہر جگہ السلام علیکم کی صدائیں سنائی دیتی ہیں تو حیران ہوتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ کیوں ہم ان جاہلوں کی باتوں کی اندھا دُھند پیروی کرتے رہے۔ یہاں تو اسلام ہی اسلام ہے۔

آج دنیا میں احمدی ہی ہیں جو اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس سے دراصل ان پیٹنٹ مسلمانوں کی دُکان بند ہوتی ہے۔ معاندین احمدیت کی ان حرکات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہوں نے اسلام کا اپنے نام سے پیٹنٹ کروایا ہوا ہے۔ چند سال قبل پاکستان میں مولویوں کی طرف سے اس بات کا بڑا شور تھا کہ اسلامی اصطلاحیں مسلمانوں کا Patent ہیں اور جو شخص بغیر اجازت کے اس Patent کو استعمال کرے گا اس کو بہت سخت سزا دی جائے گی۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا :

''اگر حکومت پاکستان نے Patent بنوانا ہے تو پہلے ایک Patent آفس بنائے مذاہب کے لئے۔ اور تمام مذاہب اس میں اپنی اپنی درخواست داخل کریں کہ ہم ان اصطلاحوں کو اپنے لئے Patent کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں Patent کا قانون یہ ہے کہ جس نے سب سے پہلے چیز کی ایجاد کی ہو، سب سے پہلے جس کا استعمال ثابت ہوگا اسی کو حق ملے گا۔ اگر پاکستان Patent دفتر کھول لے تو سب سے پہلے یہودی آئیں گے۔ کہیں گے حضرت ابراہیمؑ ہمارے مذہب کے بانی مبانی ہیں اور تمہارا قرآن گواہی دیتا ہے کہ لفظ اسلام سب سے

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج یہاں سورج گرہن تھا۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے

آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ گرہن اُس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا۔ اور پھر آج اس دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اُس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے بھی توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینہ کو 23؍مارچ کو یوم مسیح موعود بھی ہے۔ دعویٰ بھی ہوا۔ گویا یہ مہینہ، یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں

مسیح موعود کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چاند اور سورج گرہن کی جو پیشگوئی تھی اس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اقتباسات اور اس نشان کے نتیجہ میں سلسلہ میں شامل ہونے والے صحابہ کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

عزیزم احمد یحییٰ باجوہ (طالب علم جامعہ احمدیہ) ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب آف جرمنی کی وفات مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20؍مارچ 2015ء بمطابق 20 امان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج یہاں سورج گرہن تھا۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس حدیث:1044، صحیح مسلم کتاب الکسوف و صلاتہ باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف... حدیث:2117)

اس لحاظ سے جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ ہم نے بھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ نماز ادا کی۔

احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف حدیث:1035)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا۔ جو گرہن لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشان ہے مخصوص تو نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ گرہن اُس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا۔ اور پھر آج اِس دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اُس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے بھی توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینہ کو 23؍مارچ کو یوم مسیح موعود بھی ہے۔ دعویٰ بھی ہوا۔ گویا یہ مہینہ، یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں۔ اس لئے میں نے جب نماز کسوف کے خطبے کے لئے حوالے لئے تو خیال آیا کہ جمعہ کے خطبے میں بھی گرہن کے حوالے سے ہی بات کروں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چاند سورج گرہن کی پیشگوئی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی) کے بارے میں آپ کے اقتباسات پیش کروں یا ایک آدھ اقتباس پیش کروں۔ اور اسی طرح صحابہ کے چند واقعات بھی جنہوں نے اس گرہن کو دیکھ کر سلسلے میں شمولیت اختیار کی اور اپنے ایمان کو صیقل کیا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گرہنوں کو خاص طور پر بڑی اہمیت دی ہے۔ اسی لئے جب ایک دفعہ آپ کی زندگی میں گرہن لگا تو اس حوالے سے بہت سی احادیث ہیں۔ تو پہلے ایک حدیث مَیں سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔ مَیں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عائشہ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشان ہے؟ انہوں نے سر ہلا کر اشارے سے کہا: ہاں۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں بھی کھڑی ہوگئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ (یعنی نماز اتنی لمبی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔) کہتی ہیں مجھے غشی طاری ہونے لگی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جسے میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر اپنی اس جگہ پر کھڑے کھڑے اسے دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت اور آگ کو بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجّال کے فتنے کی طرح یا اس کے قریب۔

پھر فرمایا تم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تجھے کیا علم ہے؟ تو مومن یا یقین رکھنے والا جو ہے، (اسماء کہتی ہیں دونوں میں سے کوئی ایک لفظ استعمال ہوا) کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ہمارے پاس نشانات اور ہدایت لے کر آئے ہم نے آپ کو قبول کیا اور ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا تو عمدہ نیند سو جا۔ ہمیں پتا ہے کہ تو یقیناً ایمان رکھنے والا تھا۔ اور جو شخص منافق یا شبہ رکھنے والا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کہے گا مَیں نہیں جانتا، کیا ہیں۔ میں نے تو لوگوں کو سنا وہ ایک بات کہتے تھے مَیں نے بھی ہاں کہہ دی۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجل حدیث:1035)

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اس کا کسی کی زندگی اور

موت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں دعا کرنی چاہئے ۔استغفار کرنا چاہئے ۔

(صحیح مسلم کتاب الکسوف و صلاته باب ذکر النداء بصلاة الکسوف ... حدیث:2117)

اب میں چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرتا ہوں ۔آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بڑا تعجب ہے کہ باوجودیکہ نشان پر نشان ظاہر ہوتے جاتے ہیں مگر پھر بھی مولویوں کو سچائی کے قبول کرنے کی طرف توجہ نہیں ۔ وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کو شکست دیتا ہے اور وہ بہت ہی چاہتے ہیں کہ کسی قسم کی تائید الٰہی ان کی نسبت بھی ثابت ہو مگر بجائے تائید کے دن بدن ان کا خذلان اور ان کا نامراد ہونا ثابت ہوتا جاتا ہے ۔(یعنی ان کی بدنصیبی اور نامرادی ثابت ہوتی ہے ۔) مثلاً جن دنوں میں جنتریوں کے ذریعہ سے یہ مشہور ہوا تھا کہ حال کے رمضان میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگا تھا اور لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ امام موعود کے ظہور کا نشان ہے تو اس وقت مولویوں کے دلوں میں یہ دھڑکا شروع ہو گیا تھا کہ مہدی اور مسیح ہونے کا مدّعی تو یہی ایک شخص میدان میں کھڑا ہے ۔ایسا نہ ہو کہ لوگ اس کی طرف جھک جائیں ۔ تب اس نشان کے چھپانے کے لئے اوّل تو بعض نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس رمضان میں ہرگز کسوف خسوف نہیں ہوگا بلکہ اس وقت ہوگا کہ جب ان کے امام مہدی ظہور فرما ہوں گے ۔اور جب رمضان میں خسوف کسوف ہو چکا تو پھر یہ بہانہ پیش کیا کہ یہ کسوف خسوف حدیث کے لفظوں کے مطابق نہیں کیونکہ حدیث میں یہ ہے کہ چاند کو گرہن اوّل رات میں لگے گا اور سورج کو گرہن درمیان کی تاریخ میں لگے گا‘‘ ۔فرمایا ’’حالانکہ اس کسوف خسوف میں چاند کو گرہن تیرھویں رات میں لگا اور سورج کو گرہن اٹھائیس تاریخ کو لگا ۔اور جب ان کو سمجھایا گیا کہ حدیث میں مہینے کی پہلی تاریخ مراد نہیں اور پہلی تاریخ کے چاند کو قمر نہیں کہہ سکتے اس کا نام تو ہلال ہے اور حدیث میں قمر کا لفظ ہے نہ ہلال کا لفظ ۔سو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ چاند کو اس پہلی رات میں گرہن لگے گا جو اُس کے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے ۔یعنی مہینے کی تیرھویں رات ۔اور سورج کو درمیان کے دن میں گرہن لگے گا یعنی اٹھائیس تاریخ جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے ۔تب یہ نادان مولوی اس صحیح معنے کو سن کر بڑے شرمندہ ہوئے اور پھر بڑی جانکاہی سے یہ دوسرا عذر بنایا کہ حدیث کے رجال میں سے ایک راوی اچھا آدمی نہیں ہے ۔ (یعنی جو روایت کرنے والے تھے ان میں سے ایک راوی اچھا نہیں تھا ۔) تب ان کو کہا گیا کہ جبکہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہو گئی تو وہ جرح جس کی بناء شک پر ہے اس یقینی واقعے کے مقابل پر جو حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل ہے کچھ چیز ہی نہیں ۔یعنی پیشگوئی کا پورا ہونا یہ گواہی دے رہا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور اب یہ کہنا کہ وہ صادق نہیں بلکہ کاذب ہے بدیہیات کے انکار کے حکم میں ہے اور ہمیشہ سے یہی اصول محدثین کا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا ۔ پیشگوئی کا اپنے مفہوم کے مطابق ایک مدعی مہدویت کے زمانے میں پوری ہو جانا اس بات پر یقینی گواہی ہے کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ بولا ہے ۔لیکن یہ کہنا اس کی چال چلن میں ہمیں کلام ہے ۔(یعنی مدّعی کے) یہ ایک شکّی امر ہے اور کبھی کاذب بھی سچ بولتا ہے (یعنی کبھی جھوٹا بھی سچ بول سکتا ہے ۔) ماسوا اس کے یہ پیشگوئی اور طُرق سے بھی ثابت ہے اور حنفیوں کے بعض اکابر نے بھی اس کو لکھا ہے تو پھر انکار شرط انصاف نہیں ہے بلکہ سراسر ہٹ دھرمی ہے ۔اور اس دندان شکن جواب کے بعد انہیں یہ کہنا پڑا کہ یہ حدیث تو صحیح ہے اور اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عنقریب امام موعود ظاہر ہوگا مگر یہ شخص امام موعود نہیں ہے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بلکہ وہ اَور ہوگا جو بعد میں اس کے عنقریب ظاہر ہوگا ۔مگر یہ ان کا جواب بھی بودا اور باطل ثابت ہوا کیونکہ اگر کوئی اور امام ہوتا تو جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے وہ امام صدی کے سر پر آنا چاہئے تھا مگر صدی سے بھی پندرہ برس گزر گئے اور کوئی امام ان کا ظاہر نہ ہوا ۔اب ان لوگوں کی طرف سے آخری جواب یہ ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں ۔ان کی کتابیں مت دیکھو ۔ان سے ملاپ مت رکھو ۔ان کی بات مت سنو کہ ان کی باتیں دلوں میں اثر کرتی ہیں ۔لیکن کس قدر عبرت کی جگہ ہے کہ آسمان بھی ان کے مخالف ہو گیا اور زمین کی حالت موجودہ بھی مخالف ہو گئی ۔ یہ کس قدر ان کی ذلّت ہے کہ ایک طرف آسمان ان کے مخالف گواہی دے رہا ہے اور ایک طرف زمین صلیبی غلبے کی وجہ سے گواہی دے رہی ہے ۔ (ضرورة الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 507 تا 509)

اور ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ’’ہمارے لئے کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف خسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلّت ۔کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف خسوف ہو جائے اور بلا دعرب میں اس کا نام و نشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہوں گے اور اس میں اپنی ذلّت دیکھتے ہوں گے ۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 33)

اس کے بعد اب میں بعض صحابہ کے واقعات بیان کرتا ہوں ۔

حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں پہلے پہل ایک صاحب مولوی بدرالدین صاحب نامی تھے ۔ان دنوں میں فدوی کی عمر قریباً پندرہ برس کی ہوگی ۔ بندہ مولوی بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے ان کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن میں سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا: سبحان اللہ! مہدی صاحب کے علامات ظہور میں آ گئے اور ان کی آمد کا وقت آ پہنچا ۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے ۔مولوی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک فطرت اور پُر اخلاص تھے ۔انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کر کے احمدی کیا ۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 6 صفحہ 305، 306 روایت حضرت غلام محمد صاحبؓ والد علی بخش صاحب سکنہ قادر آباد ضلع امرتسر)

پھر حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں نے ایک مضمون لکھا تھا ’’لالیاں میں احمدیت‘‘ ۔وہ لکھتے ہیں ۔نشان کسوف و خسوف سے دلوں میں تحریک پیدا ہوئی ۔ کہتے ہیں: اسی طرح 1894ء میں سورج اور چاند گرہن کے نشان کے پورا ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کے دلوں میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور قیامت قریب ہے ۔روایات سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گھبراہٹ کا عالَم طاری تھا کہ اب کیا ہوگا ۔قیامت آ پہنچی ہے ۔ اسی زمانے میں ان نشانات کا اکثر تذکرہ تھا ۔ چنانچہ حافظ محمد لکھو کے نے اپنی ’احوال ال آخرة‘ میں امام مہدی کے ظہور کے نشانات کا اپنے پنجابی کلام میں ذکر کیا تھا ۔اسی طرح لالیاں کے ایک سجادہ نشین اور صوفی شاعر میاں محمد صدیق لالی نے بھی انہی نشانات کا اپنے کلام میں ذکر کیا ۔(یعنی ان نشانیوں کے بارے میں اس میں لکھا تھا ۔) تیرھویں چن اور چاند کو اور ستائیسویں سورج کو گرہن لگے گا ۔ ستائیسویں لکھا گیا اٹھائیسویں سورج ہونا چاہئے ۔ یہ پنجابی کے ان شعروں کا ترجمہ ہے ۔بہر حال کہتے ہیں ان نشانیوں کے بارے میں گھر گھر تذکرہ ہوتا تھا اور عام لوگوں میں امام وقت کی جستجو تھی ۔ان حالات میں مولانا تاج محمود صاحب اور دیگر چند بزرگوں نے باہمی مشورہ کیا اور ایک وفد تشکیل دیا جو قادیان جا کر مہدی علیہ السلام کو دیکھیں اور تمام نشانات جو مہدی موعود کے متعلق مختلف روایات میں ہیں ان کے پورا ہونے کا بغور جائزہ لیں اور اگر وہ نشانات پورے ہوں تو ان کی بیعت کر لی جائے ۔اس وفد میں جن اشخاص کا انتخاب ہوا اُن میں سرفہرست تین اشخاص تھے ۔ شیخ امیر الدین صاحب، میاں صاحب دین صاحب اور میاں محمد یار صاحب ۔ یہ وفد پیدل روانہ ہوا ۔ زادِ راہ کے طور پر ان دونوں کے پاس اس وقت کی رائج کرنسی کے مطابق صرف ڈیڑھ روپیہ تھا ۔(بعض روایات میں ہے دو آدمیوں کا وفد گیا تھا ۔صرف میاں صاحب دین اور شیخ امیر الدین ۔تو بہر حال یہ کہتے ہیں ان دونوں آدمیوں کے پاس صرف ڈیڑھ روپیہ تھا) اور مارچ کا مہینہ تھا ۔گندم پکنے کے قریب تھی ۔ یہ لوگ پیدل ہی روزانہ دس بارہ میل کا سفر کرتے تھے ۔ جب بھوک لگتی تھی تو وہاں زمینداروں کی جو گندم پکی ہوئی ہوتی تھی ان سے سٹّے لے لئے اور سٹّے بھون کے کھاتے تھے اور گزارہ کرتے تھے ۔اگر کوئی آبادی یا ڈیرہ قریب ہوتا تو وہاں رات بسر کرتے ۔ بہر حال سینکڑوں کوس کی مسافت طے کرتے ہوئے (تقریباً ڈیڑھ پونے دو سو میل کے قریب تو سفر بنتا ہوگا) جب یہ دونوں ساتھی، (بعض روایتوں کے مطابق تینوں ساتھی) بٹالہ کے قریب پہنچے تو وہاں پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے شاگردوں نے آلیا ۔ان سے قادیان کا راستہ دریافت کیا گیا ۔انہوں نے قادیان جانے کی وجہ پوچھی ۔مقصد معلوم ہونے پر ان کے شاگردوں نے قادیان جانے سے منع کیا اور کہا کہ جس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے وہ تو نعوذ باللہ جھوٹا ہے کیونکہ اس نے ایک نہیں سات دعوے کئے ہوئے ہیں ۔تم کس کس دعوے پر ایمان لاؤ گے ۔لہٰذا یہیں سے واپس چلے جاؤ ۔ یہ سن کر شیخ امیر الدین صاحب نے جواب دیا (پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن جواب بڑا دیا ۔ کہنے لگے) کہ اگر اس نے سات مختلف دعوے کئے ہیں تو بھی وہ سچا ہے ۔اس نے تو ابھی اور بھی دعوے کرنے ہیں ۔اور دلیل انہوں نے اپنے مطابق یہ دی کہ مثلاً یہاں پر تم سب سات آدمی ہو اور مَیں اکیلا ہوں ۔تم سب میرے ساتھ مقابلہ کرو اور کشتی کرو ۔اگر میں تم سب کو پچھاڑ دوں تو پھر میں ایک ہوا یا سات ۔یعنی سات پر بھاری ہو گیا اور فرمایا کہ امام الزماں نے تو ساری دنیا کے مختلف مذاہب کا مقابلہ کرنا ہے ۔اس لئے ان کے اور بھی دعوے ہوں گے ۔اس پر وہ سب لاجواب ہو گئے اور کہا میاں تم اپنی راہ لو لیکن راستہ پھر بھی نہیں بتایا ۔

کہتے ہیں تھوڑی دور آگے ہم گئے ۔ کسی سکھ کا چائے کا کھوکھا تھا ۔اس سکھ نے چائے وغیرہ بنا دی ۔ بسکٹ وغیرہ پیش کئے ۔ شیخ صاحب نے بٹالوی صاحب کے شاگردوں کا واقعہ اور رویّہ سکھ سے بیان کیا جس پر اس نے افسوس کا اظہار کیا ۔سکھ نے کہا کہ میں تمہیں راستہ بتاتا ہوں ۔ آپ ضرور قادیان جائیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے ۔(حضرت مسیح موعود کے بارے میں فرمایا ۔) پھر کہنے لگا کہ ہم مرزا صاحب کو جانتے ہیں ۔ چنانچہ وہ سکھ دُور تک ساتھ گیا اور راستے پر چھوڑا جو سیدھا قادیان جاتا تھا ۔اس وقت قادیان کا کوئی پختہ راستہ نہیں تھا ۔ جب یہ دونوں ساتھی قادیان پہنچے تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے ۔ مجلس لگی تھی ۔ چند غیر از جماعت علماء اور گدی نشین اس مجلس میں بیٹھے تھے جن سے حضرت اقدس مکالمہ مخاطبہ فرما رہے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تحریر میں بھی مصروف تھے ۔ یہ بھی ایک نشان تھا کہ آپ ایک طرف تحریر فرما رہے تھے اور قلم چل رہا تھا جیسے کوئی غیب سے مضمون دل میں اتر رہا ہے اور دوسری طرف مجلس میں بیٹھے لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں ۔قلم میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی تھی ۔

ان ساتھیوں کا تعارف حضور سے کروایا گیا ۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور ہم لالیاں سے آئے ہیں ۔ حضور نے پوچھا کہ لالیاں کہاں ہے؟ (اکثر لوگ تو جانتے ہوں گے ۔ جو نہیں جانتے ان کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ لالیاں ربوہ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلے پر اب ایک قصبہ بلکہ شہر بن چکا ہے ۔ بہر حال یہ اس زمانے میں یہاں سے گئے تھے ۔) اس وقت مجلس میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بیٹھے ہوئے تھے جن کا تعلق بھیرہ سے تھا ۔اس لئے لالیاں کے بارے میں وہ جانتے تھے ۔انہوں نے عرض کیا حضور! لالیاں کڑانہ اور لک بار کے پاس ہے ۔جس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں ہاں وہ لک اور لالی ۔(کیونکہ لالی کا شعر سن چکے تھے ۔شاید اس لئے علم میں ہو ۔) حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے پڑوسی ہیں ۔ چونکہ شیخ صاحب اور صاحب دین صاحب اَن پڑھ تھے اس لئے وہ بولے ہاں حضور ہم بھی (پنجابی میں کہنے لگے) ان کے گوانڈھی ہیں ۔ پھر سفر کے تمام حالات اور واقعات حضور کے سامنے عرض کئے ۔ جب حضور نے بٹالوی صاحب کے شاگردوں کا واقعہ سنا تو حضور نے فرمایا ۔ دیکھو یہ کیسا اَن پڑھ شخص ہے ۔اس نے کیسا جواب دیا ۔لاجواب کر دیا ۔ اس کو کس نے سکھایا ۔اس کو خدا نے سکھایا ۔ یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ دہرائے ۔ حضور نے پھر ان کو ارشاد فرمایا کہ آپ چند دن ہمارے پاس رہیں ۔ تین دن تک یہ حضور کی مجلس میں رہے ۔حضور کے ساتھ سیر پر بھی جاتے

رہے۔ وہ نشانیاں جو لالیاں کے علماء نے بتائی تھیں ان کا جائزہ بھی لیا۔ اپنی آنکھوں سے ان نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ آخر کار واپسی سے پہلے مسجد میں حاضر ہو کے حضور کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام (جو اپنے مہدی کو پہنچانے کی تاکید فرمائی تھی) عرض کیا اور بیعت کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا ابھی کچھ دن اور ہمارے پاس رہیں۔ یہ سن کر شیخ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور اپنے پاؤں آگے کر کے حضور کو دکھائے اور عرض کی کہ حضور اتنی لمبی مسافت سے ہمارے پاؤں سوج گئے ہیں۔ اتنی تکلیف ہم نے برداشت کی ہے اور ہم نے آپ کو سچا مہدی پایا ہے۔ نہ جانے زندگی ساتھ دے یا نہ دے۔ ہماری بیعت قبول فرمائیں۔ چنانچہ پھر وہاں مسجد مبارک میں ان کی دستی بیعت ہوئی۔ (ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جون 1995 صفحہ 32 تا 34)

اسد اللہ قریشی صاحب حضرت قاضی محمد اکبر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ’’حضرت قاضی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقہ بگوش احمدیت ہونے سے قبل اہلحدیث تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مراسم تھے۔ اپنے علاقے کے امام تھے۔ علاقے کے لوگوں کی دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے کہ کسوف خسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ آپ اس امر سے پہلے ہی آگاہ تھے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ قریب ہے۔ کسوف خسوف کے عظیم الشان نشان کے ظاہر ہونے پر اپنے طلباء اور حلقہ احباب میں تذکرہ ہونے لگا۔ بشیر احمد صاحب جو اُن کے پوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بیان میاں منگا صاحب سے سنا ہے کہ ہم قاضی صاحب سے پڑھتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن کا نشان رمضان میں ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا نشان تو ظاہر ہو گیا ہے ہمیں ان کی تلاش کرنی چاہئے۔ ان ایام میں چارکوٹ کے لوگ سودا سلف کے لئے جہلم جایا کرتے تھے۔ قاضی صاحب نے جہلم آنے والے احباب کے سپرد یہ کام کیا کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کریں۔ ان سے پوچھ کر آئیں کہ سورج چاند گرہن کا یہ نشان تو ظاہر ہو گیا آپ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ حضرت مولوی صاحب نے چند کتب اور ایک خط حضرت قاضی صاحب کی طرف بھیجا۔ خط اور کتب کی وصولی سے قبل آپ نے رؤیا میں دیکھا۔ کسی نے آپ کو تین کتابیں پڑھنے کے لئے دی ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب پڑھنے کے لئے آپ نے کھولی تو اس کے اندر گند بھرا ہوا تھا اور بدبو آ رہی تھی۔ اس پر آپ نے وہ کتاب پھینک دی۔ پھر دو کتابوں کو دیکھا کہ ان سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بھجوائی ہوئی کتب کی وصولی پر آپ کا رؤیا اس طرح پورا ہو گیا کہ حضرت مولوی صاحب نے جو کتب آپ کو بھجوائیں ان میں ایک کتاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تردید کے متعلق تھی۔ آپ نے پہلے اسی کو پڑھنا شروع کیا۔ جب اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دل آزار الفاظ دیکھے تو اس کو پڑھنا ترک کر دیا اور پرے پھینک دیا اور دوسری دو کتب اور خط پڑھے تو انہیں اپنی رؤیا کے عین مطابق پایا اور آپ کو تحقیقات کی مزید تحریک ہوئی۔ چنانچہ آپ نے تحقیقات کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھجوایا اور ان تینوں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے جس طرح کہ روایات میں آتا ہے اور ہر جگہ ہر ایک کے ساتھ ہی ہوتا ہے کہ جب یہ وفد بٹالہ پہنچا تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے انہیں بھی روک لیا۔ کچھ خاطر مدارات بھی کی اور کہا آپ لوگ خوامخواہ کئی دنوں کے پیدل سفر کی تکالیف برداشت کر کے قادیان جاتے ہیں۔ آپ چونکہ دور دراز علاقے کے رہنے والے ہیں اس لئے آپ کو علم نہیں۔ مرزا صاحب کا سارا کاروبار جھوٹا ہے۔ اس لئے آپ لوگ واپس چلے جائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے انہیں نہ صرف یہ کہا بلکہ واپس شہر کے کنارے تک، باہر تک چھوڑ کر گئے۔ مگر ان سے رخصت ہونے کے بعد یہ تینوں پھر بجائے واپس جانے کے قادیان پہنچ گئے اور وہاں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر قادیان پہنچ کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مرتبہ اسد اللہ قریشی صاحب صفحہ 57 تا 59)

پھر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے دادا قاضی مولا بخش صاحب تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے معروف اہلحدیث خطیب تھے۔ جب نشان کسوف و خسوف ظاہر ہوا تو انہوں نے ایک خطبے میں رمضان المبارک کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو بالترتیب چاند گرہن اور پھر سورج گرہن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ہے۔ اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ امام موعود کب اور کہاں سے ظاہر ہوتا ہے؟ اس خطبے کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چنانچہ محترم قاضی صاحب کو (یعنی قاضی مولا بخش صاحب کو جو مولانا ابوالعطاء جالندھری کے دادا تھے) اگرچہ خود قبول کرنے کی صورت پیدا نہ ہوئی مگر ان کے بڑے بیٹے یعنی مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد حضرت میاں امام الدین صاحب کو مدعی کا علم ہوا اور کچھ مطالعہ اور غور و فکر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اور بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(ماخوذ از ماہنامہ الفرقان اکتوبر 1967 صفحہ 43۔ بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ مئی 1994ء صفحہ 84)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت غلام مجتبیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’1901ء میں درّثمین میری نظر سے گزری جبکہ میں ہانگ کانگ میں ملازم تھا۔ چونکہ زمانہ تقاضا کر رہا تھا کہ مصلح دنیا میں ظاہر ہو کیونکہ اختلافات اس قسم کے علمائے زمانہ میں پائے جاتے تھے کہ ہر ایک عقل سلیم رکھنے والا ان اختلافات سے بیزار ہو کر مصلح کی تلاش میں تھا۔ درّثمین کے اشعار پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو زہے قسمت ورنہ اس شخص نے جھوٹ میں کمال ہی کر دیا ہے۔ (ایسی اعلیٰ کتاب ہے۔) اسی دوران ’ازالۂ اوہام‘ میری نظر سے گزرا مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس نے یہ کتابیں ہانگ کانگ میں پہنچائیں۔ میں نے ’ازالۂ اوہام‘ کو تمام کا تمام پڑھا اور پھر میں اس طریق پر امام مسجد ہانگ کانگ سے بحث و مباحثہ کرتا رہا۔ امام مسجد ہانگ کانگ کے پاس قصیدہ نعمت اللہ ولی اللہ کا فارسی میں تھا اس کے پڑھنے سے ہمیں بہت سی مدد ملتی کہ زمانہ تو عنقریب ہے کہ مہدی کا ظہور ہو بلکہ یہی زمانہ ہے۔ نیز میرے والد صاحب مرحوم فقیہی تھے جب سورج کو گرہن رمضان میں لگا اور چاند کو بھی تو میرے والد صاحب نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام پیدا ہو گیا ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 116 روایت حضرت غلام مجتبیٰ صاحبؓ سکنہ رسول پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’دو شخص جو باپ بیٹے تھے مولوی عبدالجبار کے پاس آ کر کہنے لگے کہ وہ حدیث جس میں کسوف و خسوف کا ذکر امام مہدی کے ظہور کے لئے آیا ہے صحیح ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ حدیث تو صحیح ہے مگر مرزا صاحب کے پھندے میں نہ پھنس جانا کیونکہ وہ اس کو اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کرتے ہیں اور یہ حدیث امام مہدی کی پیدائش کے متعلق ہے نہ کہ دعوے کی دلیل کے لئے ہے۔ باپ نے کہا مولوی صاحب! جو بات میں نے آپ سے پوچھی اس کا جواب آپ نے دے دیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ وہ کس پر چسپاں ہوتی ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ میری ساری عمر مقدمہ جات میں گزری ہے مگر مجھے سرکار نے کبھی گواہ لانے کے لئے نہیں کہا تھا جبتک کہ میں پہلے دعویٰ نہ کرتا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے کہ ان کا دعویٰ تو پہلے سے ہی ہے اور اب یہ کسوف و خسوف ان کے دعوے کی دلیل کے طور پر ہیں۔ اس پر مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور دونوں باپ بیٹا اپنے گاؤں چلے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 8 صفحہ 4 روایت حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوریؓ)

اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت کی توفیق دی۔ اور دلیلیں بھی اللہ تعالیٰ فوراً سکھاتا ہے۔

سید نذیر حسین شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ’’جب سورج اور چاند کو گرہن لگا تو اس وقت میں اپنے گھر تھا۔ میرے والد صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔ اس بات کا بھی مجھ پر اثر ہوا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 10 صفحہ 237 روایت حضرت سیّد نذیر حسین شاہ صاحبؓ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

چنانچہ قبولیت کی توفیق بھی ملی۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ’’اس زمانے میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ مسلمان برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ بھی تشریف لائیں گے۔ چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اس مہدی اور عیسیٰ کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانے کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہو چکا ہے۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 11 صفحہ 142، 143 روایت حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ سکنہ سہالہ ضلع راولپنڈی)

بہر حال اللہ تعالیٰ نے پھر سارے خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب فرماتے تھے کہ ’’رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج گرہن لگنے کی پیشگوئی دارقطنی وغیرہ احادیث میں بطور علامت مہدی بیان ہوئی۔ مارچ 1894ء میں پہلے چاند ماہ رمضان میں گہنایا۔ جب اسی رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں بھائی اس ارادے سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف کی نماز ادا کریں، ہفتے کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے رات بٹالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح گرہن لگنا تھا۔ (اب ان نوجوانوں کا بھی شوق دیکھیں کتنا ہے۔) آندھی چل رہی تھی بادل گرجتے اور بجلی چمکتی تھی۔ ہوا مخالف تھی اور مٹّی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ (بٹالہ سے قادیان پیدل جا رہے تھے۔) قدم اچھی طرح نہیں اٹھتے تھے۔ اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ ساتھ آپ کے اہل وطن دوست مولوی عبدالعلی صاحب بھی تھے۔ (کُل تین آدمی تھے۔) سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ (احمدیت تو قبول کر چکے تھے۔ نماز کسوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ادا کرنا چاہتے تھے۔) چنانچہ تینوں نے راستے میں کھڑے ہو کر نہایت تضرّع سے دعا کی کہ اے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے مسیح کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ہم پیدل سفر کر رہے ہیں۔ سردی ہے۔ تُو ہی ہم پر رحم فرما۔ ہمارے لئے راستہ آسان کر دے اور اس بادِ مخالف کو (یعنی جو الٹی ہوا چل رہی تھی اس کو) دُور کر۔ (کہتے ہیں کہ) ابھی آخری لفظ دعا کا منہ میں ہی تھا کہ ہوا نے رُخ بدلا اور بجائے سامنے کے پُشت کی طرف سے چلنے لگی اور ممد سفر بن گئی۔ (یعنی پیچھے سے اتنی تیز چل رہی تھی کہ ان کا سفر آسان ہو گیا۔ قدم بڑے ہلکے اٹھنے لگے۔) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑے جا رہے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں نہر پر پہنچ گئے۔ اس جگہ کچھ بوندا باندی شروع ہوئی۔ نہر کے (پانی کے) پاس ایک کوٹھا تھا اس میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں گورداسپور کے ضلع کے اکثر سڑکوں پر ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ دیا سلائی جلا کر دیکھا تو کوٹھا خالی تھا اور

اس میں دوا و پلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی تھی۔ ہر ایک نے ایک ایک سرہانے رکھی اور زمین پر سو گئے۔ کچھ دیر بعد آنکھ کھلی تو ستارے نکلے ہوئے تھے آسمان صاف تھا اور بادل اور آندھی کا نام ونشان نہ تھا۔ چنانچہ پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دسترخوان پر کھائی۔ (رمضان کا مہینہ تھا ناں یہ) صبح حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی جو کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مسجد مبارک کی چھت پر پڑھائی۔ قریباً تین گھنٹے یہ نماز وغیرہ جاری رہی۔ (نماز خطبہ وغیرہ۔) کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی (یعنی سورج کا حلقہ سا شروع ہوا تھا) کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ آپ نے اس شیشے میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی یعنی ابھی ہلکا سا گرہن لگنا شروع ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا ہے مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا۔ حضور علیہ السلام نے کئی بار اس کا ذکر کیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی سورج پہ جو سیاہی تھی، گرہن تھا وہ بڑھنا شروع ہوا حتی کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضور نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے تھوڑا ہلکا سا غم ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے خوشی دکھائی۔" (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 1 صفحہ 92 تا 94 روایت حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب بیان فرماتے ہیں کہ "1894ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا اس وقت میں لاہور میں مولوی حافظ عبدالمنان صاحب سے ترمذی شریف پڑھتا تھا۔ علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل پر اثر کیا۔ گو علماء لوگوں کو طفل تسلیاں دے رہے تھے مگر دل میں سخت خائف تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کا بڑی تیزی سے حضرت اقدس کی طرف رجوع ہوگا۔ ان دنوں حافظ محمد صاحب لکھو کے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے جب عوام نے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب 'احوال الآخرۃ' میں واضح طور پر لکھا ہے اور مدّعی حضرت مرزا صاحب بھی موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا مؤید قرار دے رہے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا مسلک اختیار فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں۔ صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا۔ البتہ اپنے لڑکے عبدالرحمن محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راز عجیب ہوتے ہیں۔ لیکن (بہرحال) وہ زندہ نہ رہ سکے اور جلد ہی راہیٔ ملک عدم ہو گئے۔ (یہ لکھنے والے کہتے ہیں) ان باتوں سے گو میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا لیکن علم حدیث کی تکمیل کی خاطر امرتسر چلا گیا اور وہاں دو تین سال رہ کر دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کر کے میں دارالامان میں حاضر ہو کر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوا۔" (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 178 روایت حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ)

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بیان فرماتے ہیں کہ "1894ء کے رمضان المبارک میں مہدی آخر الزمان کے ظہور کی مشہور علامت کسوف وخسوف پوری ہوگئی۔ وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے سنائی دیتے ہیں جو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جمال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسے کے کمرے کے اندر ساری جماعت کے سامنے (یعنی کلاس کے سامنے) کہے تھے کہ مہدی آخر الزمان کی اب تلاش کرنا چاہئے۔ وہ ضرور کسی غار میں پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے ظہور کی بڑی علامت آج پوری ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں مَیں بھی جماعت میں موجود تھا۔ وہ کمرہ، وہ مقام اور لڑکوں کا حلقہ اب تک میری نظروں کے سامنے ہے۔ وہ کرسی جس پر بیٹھے ہوئے مولانا نے یہ الفاظ کہے تھے، وہ میز جس پر ہاتھ مار کر لڑکوں کو یہ خبر سنائی تھی خدا کے حضور ضرور اس بات کی شہادت دیں گے کہ مولوی صاحب موصوف پر اتمام حجت ہو چکی۔ باوجود اس نشان کا اعلان کرنے کے خود قبول مہدی آخر الزماں سے محروم ہی چلے گئے۔ (بھائی عبدالرحمن صاحب یہ کہتے ہیں کہ) 'مہدی آخر الزمان' میرے کان ابھی تک اس نام سے ناآشنا تھے۔ ان کا "کسی غار میں پیدا ہونا"، "ان کے ظہور کی بڑی علامت"، یہ الفاظ میرے واسطے اور بھی اچنبھا تھے۔ میں مڈل میں تعلیم پاتا تھا۔ طبیعت میں ٹوہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ استاد سے بوجہ حجاب اور ادب نہ پوچھ سکا۔ آخر ہم جماعتوں سے (اپنے کلاس فیلوز سے) اس معمّے کا حل چاہا جنہوں نے اپنے مروّجہ عقیدہ اور خیال کے مطابق سارا قصہ کہہ سنایا۔ میرے دل میں جو تأثرات ان قصوں کو سن کر پیدا ہوئے اور جنہوں نے میری روحانیت میں اور اضافہ کیا وہ یہ تھے۔

(آٹھویں کلاس کے طالبعلم کا ذہن دیکھیں کتنا زرخیز ہے۔ فرمایا کہ) نمبر ایک یہ کہ تیرہ سو سال قبل ایک واقعہ کی خبر دینا جو دوست دشمن میں مشہور ہو چکی ہو اور پھر اس کا عین وقت کے مطابق پورا ہو جانا۔

دوسری بات یہ ذہن میں آئی کہ وہ واقعہ انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ آسمان پر ہوا جہاں انسان کی پہنچ نہیں اور نہ ہی انسان کا کسی قسم کا اس میں دخل ہے۔

تیسری بات یہ آئی کہ مہدی آخر الزمان کی شخصیت، اس کا کفر کو مٹانا، اسلام کو بڑھانا اور اسلامی لشکر تیار کر کے کافروں کو تلوار کے گھاٹ اتارنا اور مسلمانوں کی فتوحات کے خیالات۔

چوتھی بات یہ کہ دعا اور اس کی حقیقت۔ خدا کا بندوں کی دعاؤں کو سننا اور قبول کرنا کیونکہ اولیائے امت محمدیہ مہدی آخر الزمان کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ آخر وہ قبول ہوئیں۔

پانچویں یہ کہ یہ باتیں اسلام کی صداقت کی واضح اور بیّن دلیل ہیں اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا کو پیارا اور خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

کہتے ہیں یہ پنجگانہ امور اپنی مجمل سی کیفیت کے ساتھ میرے دل پر اثر انداز ہوئے اور اس واقعہ نے میرے ایمان میں ترقی وتازگی اور روحانیت میں اضافہ کر دیا اور میں بھی مہدی آخر الزمان کو پانے کے لئے بیتاب ہونے لگا جس کے حصول کے لئے مجھے دعاؤں کی عادت ہوگئی۔ میں راتوں کو بھی جاگتا اور دن میں بھی بیقرار رہتا اور مہدی آخر الزمان کی تلاش کا خیال بعض اوقات ایسا غلبہ پاتا کہ باوجود کم سنی کے، چھوٹی عمر کے مَیں دیوانہ واران بھیانک کھنڈرات میں نکل جایا کرتا اور پکار پکار کر اور بعض اوقات رو رو کر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اس مقدس وجود کے پانے کے لئے التجائیں کیا کرتا تھا۔" (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 9 صفحہ 11 تا 13 روایت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ)۔ آخر اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول کیا اور قبولیت کی توفیق پائی۔ ابھی اَور بھی واقعات ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی جن کا نام حضرت شیخ نصیر الدین صاحب ہے 1858ء میں مکند پور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے لیکن سکون قلب حاصل نہ تھا۔ مسجدوں میں علماء سے "احوال آخرت" پیشگوئیوں کی مشہور کتاب سنتے تو دل گواہی دیتا کہ آنے والے کا وقت تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔ اسی طرح ایک دن ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک مولوی صاحب بڑی پریشانی کے عالم میں اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر سورج اور چاند گرہن کا ذکر کر کر کے کہہ رہے تھے کہ اب تو لوگوں نے مرزا صاحب کو مان لینا ہے کیونکہ پیشگوئی کے مطابق گرہن تو لگ چکا ہے۔ آپ کے (یعنی مولوی شیخ نصیر الدین صاحب کے) کان میں یہ آواز پڑی تو پریشانی اور بڑھی کہ مولوی صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ چنانچہ آپ نے بڑی آہ وزاری سے دعائیں شروع کر دیں کہ مولیٰ کریم تُو ہی میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا آپ پر حملہ کرتی ہے لیکن آپ نے بندوق سے اس پر فائر کیا اور وہ دھوئیں کی طرح غائب ہوگئی۔ پھر آپ ایک اونچی جگہ مسجد میں نماز باجماعت میں شامل ہو گئے۔ یہ خواب آپ نے ایک مولوی صاحب سے بیان کی۔ اس نے تعبیر بتائی کہ آپ اپنے شیطان پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور ایک صالح جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی دوران آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بارے میں سنا اور قادیان پہنچ کر اپنے خواب کی طرح صورتحال دیکھ کر بلا چون و چرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اس طرح سورج چاند گرہن کی پیشگوئی (اور مولوی کی وہ باتیں) آپ کی رہنمائی کے لئے اہم محرّک ثابت ہوئیں۔" (ماخوذ از تاریخ احمدیت ضلع راولپنڈی۔ مرتّبہ خواجہ منظور صادق صاحب صفحہ 163، 164)

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اور آجکل کے جو مسلمان ہیں ان کو بھی عقل دے اور بجائے زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کے آپ کو ان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ عزیزم احمد یحیٰی باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جرمنی کا ہے۔ یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ 11/مارچ 2015ء کو ایک حادثے میں 27 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ جامعہ میں پہلے داخل ہوئے پھر کچھ بیماری کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دی اور چلے گئے۔ پھر دو سال بعد دوبارہ انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں نے داخل ہونا ہے۔ اس لئے زیادہ عمر کے باوجود بھی ان کو داخلہ دے دیا گیا۔ اب یہ رابعہ میں تھے اور بڑے ہونہار اور عاجز اور وقف کی حقیقی روح رکھنے والے طالبعلم تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا پیارا وجود تھے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھانے کا ان کا بڑا اچھا انداز تھا۔ ان کے جو اکثر کلاس فیلو ہیں، نئے پرانے سب کے مجھے خط آئے ہیں ہر ایک نے ان کی تعریف کی ہے اور یہی مشترک چیز ہے کہ انتہائی عاجزی۔ کبھی کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ لڑ رہے ہوں تو ان کو سمجھانا، اصلاح کی کوشش کرنا بلکہ جامعہ کے ایک سٹاف ممبر (جو دوسرے کارکن تھے۔ ٹیچنگ سٹاف نہیں۔ اساتذہ میں سے نہیں بلکہ عام جو عملہ تھا اس میں سے ایک صاحب) کو سگریٹ نوشی کی عادت تھی۔ ایسے انداز سے انہوں نے ان سے بات کی کہ ان کی کوشش سے انہوں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی۔ اور یہ ہر لحاظ سے بڑے پیار سے سمجھانے والے تھے۔ اور ہر ایک سے ان کا ایک پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ بڑی دوستی کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ابھی میں انشاء اللہ ان کا نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
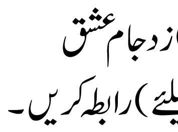
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
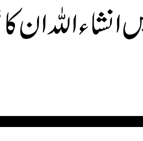
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
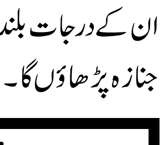
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بیشک یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات اور نصرت سے شروع فرمایا ہے اور تائیدات اور نصرت کے نظارے دکھا بھی رہا ہے لیکن ہم سے بھی مطالبہ ہے کہ اس سلسلہ کی غرض و غایت پر نظر رکھیں اور جہاں دنیا کو ان اغراض سے آگاہ کریں، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا دنیا میں اعلان کر کے اسے اس طرف بلائیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور خاتم الرسل ہونے کا ادراک مسلمانوں اور غیر مسلموں میں پیدا کریں وہاں اپنے بھی جائزے لیں کہ کس حد تک توحید ہم میں راسخ ہے اور ہم تسبیح و تحمید کی طرف توجہ کرتے ہیں؟ اسلام کی خوبصورت تعلیم پر ہم کتنا عمل کر رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کس حد تک ہمیں درود بھیجنے کی طرف مائل رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنانے کی طرف ہم توجہ دیتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے سلسلہ کے قیام کی اغراض کا بیان اور احباب کو نصائح

دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور لوگوں کی براہ راست احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا بیان

اگر اللہ چاہے تو تمام دنیا کے دل پھیر سکتا ہے لیکن اس نے ہمارے ذمہ یہ کام لگایا ہے کہ تم بھی اپنی حالتوں کو بدلو۔ اپنے عملوں کو بدلو۔ اپنی تبلیغ کے ساتھ اپنے نمونوں کو اس طرح بناؤ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اُسوہ قائم فرمایا ہے تا کہ تمہاری کوششوں کو پھل بھی لگیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی تم جزا پانے والے ہو۔

یہ تو الٰہی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم نے غالب آنا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ سے غلبہ کے سامان فرمائے ہیں۔ پس یہ ہماری خاص طور پر انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی حالتوں کو دین اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے توحید کے قیام کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کریں۔ اور یہ نمونے پھر اپنی نسلوں کے لئے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے حقیقی انصار بنیں

سلسلے کی ترقی کے وعدے ہیں اور یہ پورے ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔ کوئی انسانی ہاتھ اس ترقی میں روک نہیں بن سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اگر ہم اس کے دین کی اشاعت کے لئے معمولی کوشش کریں تو وہ ہمیں نوازتا ہے

مجلس انصار اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 19 را کتوبر 2014ء بروز اتوار مسجد بیت الفتوح لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ کہ انصار اللہ یوکے کا اجتماع جو تین دن پہلے شروع ہوا تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ہر سال یہاں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ انصار کثیر تعداد میں جمع ہوتے ہیں اور اجتماع کے پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ انصار اللہ کا مطلب کیا ہے اور ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟

انصار جیسا کہ آپ جانتے ہیں ناصر کی جمع ہے یعنی ''مددگار''۔ اور انصار اللہ کا مطلب ہوا کہ ''اللہ تعالیٰ کے مددگاروں کی جماعت''۔ انصار کی عمر تنظیمی لحاظ سے 40 سال کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔ ویسے تو ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آتا ہے چاہے وہ اس سے چھوٹی عمر کا ہو، مرد ہو یا عورت ہو، اپنے آپ کو عہدِ بیعت کا پابند کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والا ہونا چاہئے لیکن انصار اللہ کی عمر 40 سال سے شروع ہوتی ہے جو ایک ایسی عمر ہے جو پختہ سوچ اور تمام تر صلاحیتوں کے عروج کی عمر ہے اور پھر ان کی تنظیم کا نام بھی انصار اللہ ہے۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ کیا صرف انصار اللہ کہلانا ہمیں ہمارے فرائض کو پورا کرنے والا بنا دیتا ہے؟

ایک بات ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں۔ پرسوں ہی مَیں نے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اگر وہ چاہے تو دین کی خدمت لینے والوں کو براہ راست بھی وسائل مہیا کر سکتا ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور ان کے کاموں کو آسان بھی کر سکتا ہے۔ قرآن شریف سے بھی یہی پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے انبیاء اور انبیاء کی جماعتوں کو تسلی دلاتا ہے کہ مَیں تمہارا مددگار ہوں۔ یا کافر جب اپنی کثرت کی وجہ سے نبی کو ڈراتے ہیں، ان کی جماعت کو ڈراتے ہیں تو نبی کا جواب یہی ہوتا ہے کہ تم مجھے اپنے میں واپس لوٹنے کی باتیں تو کرتے ہو لیکن کیا میرے ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانے میں تم یا کوئی اور میری مدد کر سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ لیکن انبیاء کے سلسلے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو موقع دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اگر تم کوئی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اتنا نوازتا ہے کہ عام انسانوں کو جن کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، ہم معمولی انسان ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے مددگاروں میں شمار کر لیتا ہے۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا جو سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شروع فرمایا ہے اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے اور پھر ہمیں ایک پختہ سوچ کی عمر تک بھی پہنچایا ہے تو ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ بیشک یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات اور نصرت سے شروع فرمایا ہے اور تائیدات اور نصرت کے نظارے دکھا بھی رہا ہے لیکن ہم سے بھی مطالبہ ہے کہ اس سلسلہ کی غرض و غایت پر نظر رکھیں اور جہاں دنیا کو ان اغراض سے آگاہ کریں، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا دنیا میں اعلان کر کے اسے اس طرف بلائیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور خاتم الرسل ہونے کا ادراک مسلمانوں اور غیر مسلموں میں پیدا کریں وہاں اپنے بھی جائزے لیں کہ کس حد تک توحید ہم میں راسخ ہے اور ہم تسبیح و تحمید کی طرف توجہ کرتے ہیں؟ اسلام کی خوبصورت تعلیم پر ہم کتنا عمل کر رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کس حد تک ہمیں درود بھیجنے کی طرف مائل رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنانے کی طرف ہم توجہ دیتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ارشادات رکھوں گا جو آپ نے اپنے سلسلہ کے قیام کی اغراض کے بارے میں فرمائے۔ اور یہ ارشادات ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سوچ بنا لیں کہ ہر نصیحت یا ہر حالت کا نقشہ جو نیکوں اور بدوں کا کھینچا جاتا ہے وہ ہماری حالتوں کے جائزے لینے والا اور اصلاح کرنے والا ہونا چاہئے تو ہماری حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ہم حقیقی رنگ میں انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ ہم حقیقی رنگ میں دوسروں کی تربیت کرنے والے بن سکتے ہیں۔ بہرحال اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا میں چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''بدی ایک ایسا ملکہ ہے جو انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور دل بے اختیار ہو کر قابو سے نکل جاتا ہے خواہ کوئی یہ کہے کہ شیطان حملہ کرتا ہے خواہ کسی اور طرز پر اس کو بیان کیا جاوے یہ ماننا پڑے گا کہ آج کل بدی کا زور ہے اور شیطان اپنی حکومت اور سلطنت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ بدکاری اور بے حیائی کے دریا کا بند ٹوٹ پڑا ہے اور وہ اطراف میں طوفانی رنگ میں جوش زن ہے۔ پس کس قدر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہر مصیبت اور مشکل کے وقت انسان کا دستگیر ہوتا ہے اِس وقت اُسے ہر بلا سے نجات دے۔

چنانچہ اس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے‘‘
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 17، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے ان انسانوں کو، ان بندوں کو جن کو وہ نجات دینا چاہتا ہے، شیطان سے نجات دلوانے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ انصار کی ایک پختہ عمر ہوتی ہے تو ہمیں خود ہی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہر قسم کی برائیوں سے بچ کر ہم سلسلہ کے قیام کی غرض کو پورا کرنے والے ہیں؟

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے یہ سلسلہ قائم ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے۔ اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق ومحبت کی خصوصیت کیا رہی۔ (اگر ایک شخص کے بہت سارے محبوب ہوں تو خصوصیت تو کوئی نہ رہی۔ فرمایا) تو پھر اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں۔‘‘ جیسا کہ مسلمان عام طور پر یہ دعویٰ کرتے ہیں ’’تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں‘‘۔ (عام مسلمانوں میں دیکھ لیں یہی طریقہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ) ’’مدینہ طیبّہ تو جاتے نہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے۔ کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ۔ (آل عمران:20) خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے نہ فرمایا ہوتا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہو گئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدۂ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوّت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے ماُمور اور مَہدی بنا کر بھیجا۔‘‘
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ 65، ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ان اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور یہ سلسلہ قائم ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وعزت کا قیام تبھی ہوگا جب ہم اپنی حالتوں کو حقیقی رنگ میں اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ عبادتوں کے معیار ہیں۔ دوسروں کے حقوق ہیں۔ ان باتوں کا مختلف اوقات میں ذکر کرتا رہتا ہوں۔ یاددہانیاں بھی آپ کو کروائی جاتی ہیں۔ ان کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ پس پہلا کام تو ہمارا یہ ہے کہ ان باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر دنیا کو دکھائیں۔ اور یہی چیز ہے جو دنیا کو بتائے گی کہ اس نبی کے نمونے پر چلنے کی جو ہم بھرپور کوشش کرتے ہیں اور خاص لگن اور شوق سے کوشش کرتے ہیں یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کا ثبوت ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا مگر چونکہ اس نے وعدہ کیا ہوا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) یہ وعدۂ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارتگری کا موقعہ ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیدار کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں۔ اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں۔ اسی طرح آج چونکہ فتن جمع ہو گئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو تیار ہو گئے تھے اس لیے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ منہاجِ نبوّت قائم کرے۔ یہ مواد اسلام کی مخالفت کے دراصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر اب پھوٹ نکلے۔ جیسے ابتدا میں نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچہ بن کر نکلتا ہے۔ اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لیے اس کو تباہ کرنے کے لیے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا، دُور کرنے کے لیے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور مَیں بڑے دعوے اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بے شک یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اس سلسلہ کے لیے اس نے ظاہر کی ہیں دکھا دیا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد 3 صفحہ 93-92۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس بیشک اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کردہ اس سلسلے کے ساتھ ہیں اور سلسلہ کی ہر روز جو ترقی ہو رہی ہے اس پر گواہ ہیں۔ لیکن ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال کے لئے اور اسلام کی تعلیم کے پھیلانے کے لئے ہمارا کیا کردار ہے؟ اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی سچی محبت قائم کی جاوے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے‘‘۔ (کہتے ہیں جی ہمارے دل میں ہے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہو تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے؟ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے اِخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہو‘‘۔ یہ خاص سمجھنے والی بات ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور یگانگت کا تعلق جس طرح خدا نے فرمایا ہے اس طرح ہو تو فرمایا تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا کے ساتھ بھی محبت ہے۔ ورنہ یہ تو پتا نہیں کہ اللہ کے ساتھ محبت ہے کہ نہیں۔ اس کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت سے ہی ملتا ہے۔ یہ بھی اس کا ایک ذریعہ ہے۔ فرماتے ہیں: ’’پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اِخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔ دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔‘‘ بعض لوگوں کو جو بڑے ہو جاتے ہیں اور بڑی عمر کے انصار ہیں، انصار اللہ کی عمر میں داخل ہوتے ہی یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ اب ہم ایسی عمر میں جا رہے ہیں جہاں ہماری عمریں گھٹتی جا رہی ہیں۔ فرمایا: ’’دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی؟ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اُس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (آل عمران:103) ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے، بات نہیں بنتی۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 96-95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

63 جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ پس عمر کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ ان ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

پھر جماعت کو مزید نصیحت فرماتے ہوئے کہ ہمیں کیسا ہونا چاہئے؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آ جاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔ فیج اعوج (یعنی ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرون ثلاثہ۔ اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ لَیۡسُوۡا مِنِّیۡ وَلَسۡتُ مِنۡہُمۡ۔ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ مَیں ان میں سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے مُلحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ فیج اَعوج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو یہی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:4) صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت سی مشکلات اور مصائب کا نشانہ رہا ہے۔ معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے ہیں۔‘‘ اسلام کی بدنامی کا ایک دَور اب آ رہا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو لوگ چھوڑے بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان علماء کی وہ جھوٹی تعلیمیں اور تفسیریں ہیں جن کے پیچھے چل کے وہ زمانے کے امام کو نہیں مان رہے اور چھوڑ رہے ہیں۔ گو دُور ہٹنے کا طریق بدل گیا لیکن اب بھی اسلام سے دُور ہٹایا جا رہا ہے۔ جو قریب ہو رہے ہیں وہ بھی اصل میں اسلام کی تعلیم سے دور ہو رہے ہیں۔

فرماتے ہیں: ’’ہم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گزرے ان کی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراط مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دُور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی آنکھ سے اس زمانہ کو دیکھا اور اس کا نام فیج اَعوج رکھ دیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اَور گروہِ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرۡعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔‘‘ لوگ جماعت کی ترقی کے بارے میں باتیں کہتے ہیں۔ تو سب سے زیادہ بڑی ذمہ داری تو جماعت کے اس حصے کی ہے جو انصار اللہ کی عمر کو پہنچے ہوئے ہیں، جو بلوغت کے اعلیٰ معیاروں کو پہنچے ہوئے ہیں جن کی سوچیں بھی بالغ ہو چکی ہیں۔ فرمایا کہ: ’’جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتّل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو۔ حقوق اِخوان میں خاص رنگ ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 95-94 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ خصوصیات ہیں جو ہمیں پیدا کرنے کی

ضرورت ہے۔ پھر قرآن کریم کے احسانات اور ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’پس یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو اُن کی تعلیموں کو جو قصّہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصّوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جبتک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ۔ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ (الطارق:14۔15) وہ میزان، مہیمن، نور اور شفا اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصّہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اسی لیے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے دکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصّے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں۔ ہم اس کو گوارا نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔ اس لیے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔ غرض مَیں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لیے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لیے مامور کیا ہے۔ اس لیے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 155۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہماری رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے اور صدر صاحب بھی ذکر کرتے ہیں کہ یہ کوشش ہو رہی ہے اور وہ کوشش ہو رہی ہے اتنا ہمارا ٹارگٹ ہے۔ اتنے لوگ قرآن شریف باقاعدہ پڑھتے ہیں لیکن یہ ٹارگٹ کوئی ٹارگٹ نہیں جب تک ہم انصار میں سے کم از کم سو فیصد انصار باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، اسے سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے نہ بن جائیں۔ یہ انصار کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہی نمونے ہیں جو پھر بچوں کی تربیت پر بھی اثر انداز ہوں گے اور یہ قائم کر کے آپ ان پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

ایک جگہ آپ یہ فرماتے ہوئے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’انہوں نے بڑے بڑے منصوبے کئے۔ خون تک کے مقدمے بنوائے‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر) ’’مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں وہ ضائع نہیں ہو سکتیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں اور انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 257۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور قوت یقین اسی وقت بڑھتی ہے جب عملی طور پر دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ پس ہم دیکھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا اللہ تعالیٰ کی تائیدات تو دنیا کو احمدیت سے متعارف کرانے کے لئے بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ہماری کوششیں اس میں کوئی نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کے دل کھول رہا ہے۔ کس طرح لوگوں کے رخ پھیر رہا ہے۔ انہیں ایمان اور یقین میں کس طرح بڑھا رہا ہے۔ اس کے بعض واقعات مَیں پیش کروں گا لیکن اس سے پہلے پھر ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جو جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فرمایا کہ:

’’قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ (البقرة: 21) ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نمازوں کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔...... نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم، 257-258 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یہ تمام باتیں اپنے سامنے رکھنی چاہئیں کہ ہم اپنی بیعت کا بھی حق ادا کر سکیں اور اپنی تنظیم کے نام کی لاج بھی رکھ سکیں ورنہ جیسا کہ میں نے کہا سلسلے کی ترقی کے وعدے ہیں اور یہ پورے ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔ کوئی انسانی ہاتھ اس ترقی میں روک نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اگر ہم اس کے دین کی اشاعت کے لئے معمولی کوشش کریں تو وہ ہمیں نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمام مخالفت کے باوجود یہ ترقی ہوتی ہے اور ہو گی کیونکہ یہ انسانی سلسلہ نہیں ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ ترقی ہو رہی ہے۔ اور کس طرح ہو رہی ہے؟ اس کے واقعات جیسا کہ مَیں نے کہا بیان کرتا ہوں۔

کانگو کے جلسہ سالانہ میں ایک نوجوان آیا۔ اس نے کہا کہ میں پچھلے پانچ سال سے جماعت پر تحقیق کر رہا تھا۔ میں خاموشی سے جماعت کے پروگراموں میں شرکت کرتا رہا اور کسی پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا لیکن جماعت کی سرگرمیوں اور تعلیمات کا مشاہدہ کرتا رہا اور جائزہ لیتا رہا۔ جب تسلی ہو گئی تو ابھی اسی سال مَیں نے بیعت کر لی ہے۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچائی پر قائم ہے۔ اب یہ کس نے اس نوجوان کے دل میں ڈالا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے اور یہ ایک دو واقعات نہیں ہیں بیشمار ایسے واقعات ہیں۔

یو کے کا جو جلسہ سالانہ ہوا اس (کے بارہ) میں بھی یہاں کی ایک انگریز خاتون ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ بڑے عرصے سے تحقیق کر رہی تھی لیکن یہاں جلسے کا ماحول دیکھ کے توجہ پیدا ہوئی اور بیعت کر لی۔

پھر غانا سے ہمارے یوسف ایڈوسئی صاحب ہیں جو نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تائیدات فرماتا ہے اور پھر لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف پھیرتا ہے اور احمدیت کی سچائی ظاہر کرتا ہے۔ کہتے ہیں لمبونا کے مقام پر ہمارے ایک داعی الی اللہ، عبداللہ صاحب سے دوران تبلیغ بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا گیا۔ جس پر انہوں نے اعلان کیا کہ کیونکہ وہ امام مہدی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے ان کی دعا قبول ہو گی۔ یہ یقین بھی دور دراز علاقوں کے ان لوگوں میں پیدا ہو چکا ہے جو احمدی ہوئے اور انہوں نے صحیح رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھا۔ بہرحال کہتے ہیں انہوں نے دعا کی اور کہا کہ اب ضرور بارش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایک بجے اس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوئی اور قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے سے ایک بڑی تعداد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ تو یہ تھوڑے تھوڑے اور چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جب تبلیغ کرنے والوں کے دلوں میں بھی یقین پیدا کر دیتا ہے اور ان کے عمل بھی ایسے ہوں تو پھر اس کے نتائج بھی بے انتہا عظیم نکلتے ہیں۔

پھر یورپ میں آئے ہوئے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح احمدیت کی سچائی کا بتایا۔ ہمارے کوسووو کے ایک مبلغ صمد صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مخلص نوجوان فالتون صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ فالتون مصطفی نام ہے۔ مصطفی صاحب چند مہینوں سے زیر تبلیغ تھے۔ کیمسٹری اور بیالوجی میں گریجویشن کر رہے تھے۔ ایک تبلیغی نشست کے دوران انہوں نے اپنا ایک روحانی تجربہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک رات وہ ہر روز کی طرح اپنے موبائل میں صبح جلدی اٹھنے کے لئے الارم لگا کر سو گئے۔ صبح جب الارم بجا تو موصوف نے الارم بند کر کے اٹھنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اچانک ان کے کانوں میں ایک آواز سنائی دی کہ احمدیت سے دُور مت ہونا۔ یہ سنتے ہی فوراً اٹھ بیٹھے اور اس پیغام نے ان کے دل پر ایسا گہرا اثر کیا کہ اسی ہفتے بروز جمعہ باقاعدہ بیعت فارم پُر کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔

تو یہ نمونے اللہ تعالیٰ یہ بتانے کے لئے دکھاتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو ہر ایک کے دل کو اس طرف مائل کر سکتا ہے۔ یہ تمہارا کوئی کمال نہیں ہے کہ تم تبلیغ کرو تو

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association, USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

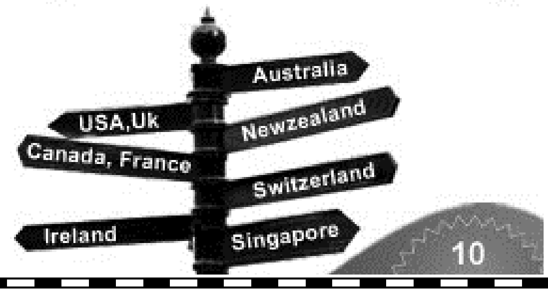

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

پھر ہی احمدیت پھیلے گی۔ جو دین نشانات کے ذریعہ سے پھیلتا ہے وہ بہت تیزی سے پھیلتا ہے۔ پس ایک تو جہاں ہمیں اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے، اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر معمولی نشانات بھی دکھائے۔

یوسف عثمان کمبالا یا صاحب جو سونگیا تنزانیہ کے ریجنل مبلغ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سونگیا ریجن میں ایک جماعت ہے وہاں تین لوگ خاکسار کے زیر تبلیغ تھے اور ان کے ساتھ کسی نہ کسی موضوع پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ ایک دن وہ مشن ہاؤس آئے اور دوران گفتگو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور کہا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کی تصویر نہیں ہوسکتی۔ یقینا یہ ایک سچا نبی ہے۔ انہوں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد خدا تعالیٰ نے ان کو ایمان میں بڑھایا حتی کہ اب وہ جماعت احمدیہ کے پیغام کو آگے پھیلا رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں۔ غیر از جماعت علماء کی کوششیں ہر جگہ ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی اپنا کام کر رہی ہے اور کوششیں ناکام و نامراد ہو رہی ہیں۔

اصغر علی بھٹی صاحب ہمارے نائیجر کے مبلغ ہیں، کہتے ہیں کہ دسمبر 2013ء کے شروع میں ہم نے ایک گاؤں سوا سامعا (Sawa Samea) میں تبلیغ کی اور اس کے بعد وہاں سے آٹھ افراد پر مشتمل ایک وفد کو مشن ہاؤس بلا کر مزید دو دن جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اسی دوران جلسہ سالانہ نائیجر آ گیا۔ اس میں بھی ان کو شمولیت کی دعوت دی۔ جب اس گاؤں کا وفد اپنے امام کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے کیپیٹل نیامی پہنچا جو اُن کا شہر ہے تو اسی گاؤں کی ایک فیملی جو پڑھ لکھ جانے اور جاب ملنے کی وجہ سے نیامی میں رہتی ہے اور وہابی بن چکی ہے ان کو پتا چل گیا۔ وہ رات کو آ کر اس وفد کو اپنے گھر دعوت کے بہانے لے گئے جہاں انہوں نے اپنے بڑے امام صاحب کو بلوایا ہوا تھا۔ یہاں اس امام نے پورا زور لگا کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمدی تو کافر ہیں اور آپ کہاں پھنس گئے ہیں۔ فوراً توبہ کریں اور وہابی بن جائیں۔ ہم آپ کو مسجد بھی دلائیں گے۔ امام صاحب نے واپس مارادی مشن ہاؤس آ کر اس ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے وہابیوں کے امام صاحب کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی اس مخالفانہ تقریر کے بعد جماعت کی سچائی کے بارے میں پہلے اگر مجھے کوئی شک تھا تو وہ بھی آج دُور ہو گیا ہے۔ کیونکہ جب سے یہاں آیا ہوں آپ کو گالی دیتے سنا ہے اور مَیں جب تک وہاں جلسہ گاہ میں رہا احمدیوں کو قرآن سناتے سنا اور میں آپ کو کہتا ہوں کہ اگر ساری دنیا کے مسلمان احمدی ہو جائیں یا کم از کم احمدیوں جیسے ہو جائیں تو دنیا میں فوری امن آ جائے گا۔ وہابی مولوی صاحب نے فوراً پینترا بدلا اور کہنے لگے کہ اچھا اگر احمدیت نہیں چھوڑنی تو نہ چھوڑو لیکن گاؤں والوں کو میرا یہ پیغام تو پہنچا دو۔ وہ کہتے ہیں واپس گاؤں جا کر مَیں نے حسب وعدہ وہابی مولوی کا پیغام پہنچا دیا کہ ٹھیک ہے پہنچا دیتا ہوں۔ گاؤں والوں کو یہ پیغام دیا تو ان سب کا یہ جواب تھا کہ ہمیں صرف احمدیت چاہئے۔ سبھی نے اس مخالفانہ پیغام کو ردّ کر دیا۔ اب یہ گاؤں پورے کا پورا احمدیت قبول کر چکا ہے اور باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

اب یہاں سے ایک دوسرے ملک چلتے ہیں۔ یورپ کے بھی اور افریقہ کے بھی مختلف ملکوں کے واقعات میں نے آپ کو بیان کئے ہیں۔

افریقہ کا ایک ملک ہے گیمبیا۔ یہاں کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم نے نیامینا ایسٹ (Niamina East) ڈسٹرکٹ کے گاؤں مَامُت فانا (Mamut Fana) کا کئی بار دورہ کیا اور گاؤں کے 150 گھروں میں سے 96 گھروں نے احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار ہے۔ یہ گاؤں اور ارد گرد کا علاقہ تیجانی فرقے کا گڑھ ہے۔ لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے مخالفین بے چین ہو گئے اور غیر احمدیوں کے بعض سرکردہ افراد اور گیمبیا میں ایک اسلامی تنظیم کے افراد اور بعض علماء جو سینیگال سے بلائے گئے تھے ان سب نے مذکورہ گاؤں کا دورہ کیا اور گاؤں الکالی اور بعض اہم افراد سے ملے تا کہ احمدیت کی تبلیغ کو روکا جائے اور جو احمدی ہو گئے ہیں انہیں واپس لایا جا سکے۔ یہ گروپ مذکورہ گاؤں کے علاوہ ارد گرد کے دیہات میں بھی اور بالخصوص نومبائعین کے پاس گیا جنہوں نے حال ہی میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس وفد نے پہلے اپنا تعارف کروایا اور پھر کہا کہ وہ یہ بتانے کے لئے آئے ہیں کہ احمدی کافر ہیں۔ اس لئے کوئی بھی ان کے پیچھے نہ چلے۔ ان پر پاکستان میں پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ کسی قسم کی کوئی اسلامی سرگرمی نہیں کر سکتے اور ان کے لیڈر پر پاکستان جانے پر بھی پابندی ہے اور اب وہ انگلینڈ میں ہے اور احمدی بالکل عیسائیوں کی طرح ہیں اس لئے گاؤں والوں کو انہیں قبول نہیں کرنا چاہئے۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم احمدی مسلمان ہیں اور اگر انہیں قتل بھی کر دیا جائے تو وہ احمدی ہی رہیں گے۔ پھر کہا کہ احمدی مسلمان جو اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں وہی دراصل سچا اسلام ہے اور زمانے کے امام کو شناخت کرنا ہی اصل نیکی اور سعادتمندی ہے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ فروری 2014ء تا جون 2014ء مذکورہ دو گاؤں میں دو ہزار سے زیادہ نومبائعین ہیں۔ سب احمدی ہیں۔ سعودی عرب کے تربیت یافتہ علماء فسادات کی جڑ ہیں اور احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ یہ لوگ اپنے ناپاک عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

تو یہ وہ نومبائعین ہیں جن کی ابھی احمدیت اتنی پرانی بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اتنا مضبوط کر دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایسے نشان دکھائے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ پس اگر اللہ چاہے تو تمام دنیا کے دل پھیر سکتا ہے لیکن اس نے ہمارے ذمّہ یہ کام لگایا ہے کہ تم بھی اپنی حالتوں کو بدلو۔ اپنے عملوں کو بدلو۔ اپنی تبلیغ کے ساتھ اپنے نمونوں کو اس طرح بناؤ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اُسوہ قائم فرمایا ہے تا کہ تمہاری کوششوں کو پھل بھی لگیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی تم جزا پانے والے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یقینا یاد رکھو۔ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید قائم نہ رہتی یا یہ مسلمان ہوتے جو اپنے ناپاک اور جھوٹے عقیدوں کے ساتھ نصرانیت کو مدد دیتے ہیں اور ان کے معبود اور خدا بنائے ہوئے مسیح کے لئے میدان خالی کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب ہمیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدے ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی کی تحقیر اور گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 284، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ تو الٰہی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم نے غالب آنا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے آخری دین کو جو کامل اور مکمل دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے بے یار و مددگار چھوڑ دے یا اس کو ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دے دے جو اس کی اصل تعلیم کو بھلا کر اس کا سب کچھ بگاڑنے والے ہوں۔ اس میں بدعات اور خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ سے غلبہ کے سامان فرمائے ہیں۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے، خاص طور پر انصار اللہ کی، کہ اپنی حالتوں کو دین اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھال کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے توحید کے قیام کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کریں۔ اور یہ نمونے پھر اپنی نسلوں کے لئے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے حقیقی انصار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20 / مارچ 2015ء)

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

یہ امر کہ لجنہ اماء اللہ کو جماعت میں ایک خاص اور نمایاں مقام حاصل ہے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ لجنہ کی تمام سرگرمیاں ان تعلیمات کی روشنی میں ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئیں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں قرآن کریم نے عورتوں کو بعض ذمہ داریاں سونپی ہیں یا بعض حدود مقرر فرمائی ہیں وہاں قرآن کریم نے عورتوں کے بے شمار حقوق بھی وضع فرمائے ہیں

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس ایک لفظ فلاح کے کئی معانی ہیں اور کئی مثبت پہلو ہیں۔ لفظ فلاح کے مختلف معنوں کی تشریح و تفصیل

بطور احمدی ہم حقیقی طور پر خوش قسمت ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ سے روشناس کرایا جو اعتدال پسندی کی راہ ہے۔ پردے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عملی اصلاح کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ہر وہ بات جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے گناہ سمجھنا چاہئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ایک اور احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے ہمیں سکھایا کہ مَردوں کو عورتوں پر دباؤ ڈالنے یا اپنے تسلّط میں لانے کا حق نہیں بلکہ آپ نے تو فرمایا کہ ہر مرد کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اس طرح عورتوں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

آج کے معاشرے میں ہر قسم کے شعبے اور قومیت کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ان کی اکثریت مسلمان عورت کے حقیقی مقام کو نہیں پہچانتی۔ اس لئے ہماری عورتوں کو اپنی پاکدامنی کے تحفّظ کے لئے بہت محتاط ہونا چاہئے اور اپنے وقار اور عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آج اسلام پر ہر طرف سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اس کو بدنام کیا جا رہا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ہے اور اس کا یہ کام ہے کہ ان غیر منصفانہ الزامات کا جواب دے۔ یہ احمدی مسلمانوں کا کام ہے کہ ان دھبوں کو دھوئیں جو اسلام کے وقار کو دھندلا کر رہے ہیں اور اسلام کی حقیقی اور خالص تعلیمات پر تیز چمکتی ہوئی روشنی ڈالیں۔ لیکن آپ صرف اُس وقت ایسا کر سکتے ہیں جب آپ کے اپنے اعمال کا معیار اعلیٰ ترین ہو۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔

پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفّظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفّظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونا چاہئے اور جو کچھ بھی اس کی خاطر کیا جاتا ہے چاہے وہ نماز ہو یا کوئی اور عمل ہو وہ عبادت ہی کے زُمرہ میں آتا ہے اور ہر احمدی کو یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔

افرادِ جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سلوک کے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں۔ اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ

لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی خطاب کا اردو میں مفہوم فرمودہ 26 اکتوبر 2014ء بروز اتوار بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس سے پہلے کہ میں اپنے خطاب کا آغاز کروں میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے صد سالہ تشکر کے سلسلے میں جو تحفہ پیش کیا ہے اس سے متعلق پہلے میرا خیال تھا کہ یہ یوکے (UK) جماعت کو ان کے مختلف منصوبہ جات کی مدّ میں دے دینا چاہئے۔ لیکن پھر مجھے خیال گزرا اور میرے نزدیک یہ بہتر فیصلہ ہے کہ مجھے اس رقم کو لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کو اپنی پراپرٹی خریدنے کے لئے دے دینا چاہئے کیونکہ اب ہر ذیلی تنظیم اپنی پراپرٹی خریدنے کے لئے کوشش کر رہی ہے جہاں وہ اپنی تقریبات کا انعقاد کر سکیں اور لجنہ اماء اللہ کو بھی اپنی پراپرٹی کی ضرورت ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہ بہتر اور مناسب فیصلہ ہے کہ اس رقم کو اس فنڈ میں شامل کر لیا جائے۔ اگر ایسے فنڈ کو جاری کیا جا چکا ہے تو اِس رقم کو اُس میں شامل کر لیا جائے اور اگر ابھی تک پراپرٹی خریدنے کے سلسلے میں کسی قسم کے فنڈ کو جاری نہیں کیا گیا تو اب انہیں چاہئے کہ اِس رقم کے ساتھ ایسے فنڈ کا آغاز کر دیں۔ مجھے امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) مستقبل قریب میں اپنی پراپرٹی خریدنے کی کوشش کرے گی۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ کئی مواقع پر مَیں نے آپ کو اس انتہائی اہم اور قابل عزت مقام کی یاددہانی کرائی ہے جو جماعت احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کو حاصل ہے۔ اگر ہم محض تعداد کے حوالے سے بھی جائزہ لیں تو ہماری جماعت میں خواتین کی تعداد مردوں کی تعداد کے بالمقابل زیادہ ہے اور یہی رجحان عمومی طور پر دنیا بھر کی آبادی میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ امر کہ لجنہ اماء اللہ کو جماعت میں ایک خاص اور نمایاں مقام حاصل ہے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ لجنہ کی تمام سرگرمیاں ان تعلیمات کی روشنی میں ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئیں۔ جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں کہ اِس دَور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی خالص اور حقیقی تعلیمات کے

احیاء اور ان کو مضبوطی کے ساتھ قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس لئے آپ سب انتہائی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امام الزمان کو پہچاننے اور ان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں قرآن کریم نے عورتوں کو بعض ذمہ داریاں سونپی ہیں یا بعض حدود مقرر فرمائی ہیں وہاں قرآن کریم نے عورتوں کے بے شمار حقوق بھی وضع فرمائے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تمام اعمال صالحہ کا اجر عطا فرمائے گا وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان انعامات کے حقدار صرف مَرد ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو ان کے اعمال صالحہ کی مناسبت سے اجر دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے احکامات جاری فرمائے ہیں جن پر بعض حالات میں عمل کرنا عورتوں کو مشکل لگے یا وہ اسے پابندی خیال کریں تو ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر بھی بہت بڑھا کر دیا جائے گا۔ مثلاً جہاں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت محبت اور بخشش ان عورتوں پر بارش کی طرح نازل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس ایک لفظ فلاح کے کئی معانی ہیں اور کئی مثبت پہلو ہیں۔ چند کا ذکر کرتا ہوں۔ فلاح کے معنی ہیں ترقی، کامیابی اور اس چیز کا حصول جس کی ایک انسان کا دل تمنا یا جستجو کرتا ہے اس کے معنی خوشی، سکون، سلامتی اور حفاظت بھی ہیں۔ فضلوں کی ایک دائمی حالت، زندگی کا حقیقی آرام اور طمانیت کو بھی فلاح کہا جاتا ہے۔

فلاح کے ان مطالب کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کس قدر بھلائی چاہنے والا اور پیار کرنے والا ہے جہاں اس کے محض ایک حکم کی اطاعت کرنے کے ساتھ کس قدر وسیع فضل اور کئی قسم کے اجر منسلک ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محض اس ایک حکم کی تعمیل کے نتیجے میں دائمی تحفّظ اور سلامتی عطا ہوتی ہے اور عمر بھر کے لئے فضل نازل ہوتے ہیں جو صرف اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی انسان ان فضلوں کو حاصل کرتا ہے۔ ایک عورت کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کیا ذریعہ ہوگا کہ اسے علم ہو جائے کہ محض اس ایک حکم کی اطاعت کے بدلے میں اسے اس قدر اجر عطا کیا جائے گا۔ اگر عورتیں صحیح طریق پر پردہ کریں تو وہ اپنے آپ کو بیشمار خطرناک اور نامناسب حالات سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

ایک غیر مسلم عورت نے کچھ عرصہ پہلے ایک مضمون تحریر کیا جس کا مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ اس عورت نے لکھا کہ وہ مرد جو حجاب کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں دراصل وہ عورتوں کے حقوق کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ وہ صرف اپنی شہوانی اور ناپاک خواہشات کی تکمیل چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حکم بھی بغیر کسی وجہ یا مقصد کے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ایک شخص کے لئے انفرادی طور پر اور معاشرے کی سطح پر بھی منفعت کا موجب ہے۔ احکاماتِ الٰہیہ اس زندگی میں موجود کئی خطرات اور رکاوٹوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں اور یہ اخروی زندگی میں بھی ہمارے لئے بہترین اجر اور انعامات کے حصول کی یقین دہانی کا ذریعہ ہیں۔

بطور احمدی ہم حقیقی طور پر خوش قسمت ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ سے روشناس کرایا جو اعتدال پسندی کی راہ ہے۔ ہم ان انتہا پسند مسلمانوں کی طرح نہیں جو اپنی عورتوں کو اپنے چہرے اور جسم کے ہر حصے کو یہاں تک ڈھانپنے پر مجبور کرتے ہیں کہ گویا وہ چوروں اور ڈاکوؤں کے بھیس میں نظر آتی ہیں جو اپنی شناخت چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ہم ایسے مسلمانوں کی طرح بھی نہیں جو اس شدید عمل کے ردّ عمل کے طور پر دوسری انتہا کو پہنچ رہے ہیں جہاں انہوں نے اپنے سکارف یا دوپٹے بھی اتار دیئے ہیں اور بے حیائی سے اس قدر میک اَپ (make up) کئے ہوئے چلتی پھرتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو تضحیک یا تمسخر کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تو پاکستان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے غیر مناسب لباس تیار کئے جا رہے ہیں جہاں شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹہ بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ عورتیں اور لڑکیاں اپنے گلے اور سینے کو ڈھانپے بغیر کھلم کھلا گھومتی پھرتی ہیں۔ اس قسم کے لباس کو تو محض بے شرمی اور بے حیائی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہم احمدی اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو اعتدال پسندی کی تعلیمات ہیں اور ہم ان انتہا پسندوں کی طرح نہیں جو اپنی عورتوں کو اس طرح برقع اوڑھنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں بھی نظر نہیں آتیں۔ بدقسمتی سے ایسے لوگ موجود ہیں اور اس کے متعلق حال ہی میں ایک لطیفہ منظر عام پر آیا جس میں کسی نے ایک کارٹون بنایا ہوا تھا جس میں ایک گاڑی کو شٹل کاک برقع پہنے دکھایا گیا جس کے سامنے مکمل پردہ تھا۔ اس کارٹون کے نیچے یہ تحریر کیا گیا تھا کہ طالبان نے عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت دے دی۔ یعنی اگر ایک گاڑی برقع پوش یا مکمل طور پر پردے سے ڈھکی ہوگی تو تب ہی ایک عورت کو گاڑی چلانے کی اجازت ہوگی۔ یہ مضحکہ خیز باتیں ہیں۔ گو کہ یہ ایک مذاق تھا مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ انتہا پسندانہ رویہ بعض لوگوں میں رائج ہے جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ اس لئے وہ صریحاً غلط اور غیر منطقی نظریات کی پیروی کرتے ہیں۔

اسلام کی حقیقی تعلیمات جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائیں اور آپ نے واضح طور پر فرمایا کہ عورتوں کو گھروں سے باہر لے جانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ آپؑ تو خود اپنی حرم مبارکہ حضرت ام المومنینؓ کے ساتھ سیر پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ہم راستوں یا کھیتوں میں سیر کرتے تھے اور آپؑ کسی ایسے شخص کی پرواہ نہیں کرتے تھے جو سمجھے کہ ایسا کرنا غلط ہے یا جو اعتراض یا نکتہ چینی کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ انسان کو تازہ ہوا سے لطف اٹھانا چاہئے تاہم ایسا کہیں نہیں کہا گیا کہ صرف مرد ہی تازہ ہوا سے فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ مسلسل گھر کی چاردیواری میں محصور رہنے سے کئی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے رکھتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر لے جایا کرتے تھے اور جنگوں میں بھی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتی تھیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 322-321۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس پردے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ دونوں طرف ہمیں انتہا پسندی نظر آتی ہے۔ یورپ اور عموماً مغربی دنیا میں معاشرہ اس قدر آزاد خیال اور بے حیائی میں آگے بڑھ چکا ہے کہ زنا، فحاشی اور بدکاری اب عام ہے۔ دوسری طرف ایسے مسلمان ہیں جن کی مَیں نے مثال دی ہے جیسے طالبان جو اس قدر انتہا پسند ہیں کہ ان کی عورتوں کو گھر سے نکلنے پر بھی پابندی ہے۔ چنانچہ کبھی اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو مت بھولیں کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جہاں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم دیا ہے وہاں اس نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اس کے احکامات کی پیروی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا دائرہ بھی وسیع ہے اور وہ انعامات کئی گنا زیادہ ہیں جو اس جہان میں اور اگلے جہان میں بھی انسان کو عطا کئے جائیں گے۔ جب ہم یہ ادراک حاصل کر لیتے ہیں تو کیا عقل اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں اور اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہیں۔

چند ماہ قبل مَیں نے عملی اصلاح کے موضوع پر سلسلہ وار خطبات دیئے تھے اور واضح کیا تھا کہ عملی اصلاح کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ہر وہ بات جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے گناہ سمجھنا چاہئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ یاد رکھیں بظاہر معمولی گناہ بڑے گناہوں اور برائیوں کے لئے دروازے کھول دیتے ہیں اور بڑی برائیاں آہستہ آہستہ اندر آ جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتے ہیں اور جب ہم اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتے ہیں تو ہم اس کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور گناہ کے ارتکاب سے بچنے کے لئے عطا کردہ تحفّظ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں مگر پھر بھی چند ہی ایسے ہیں جو دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ اس روحانی انحطاط یا گراوٹ کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے بظاہر نسبتاً چھوٹے احکامات کو اہمیت دینا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنے دین سے مکمل طور پر دُور ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس نہج پر گزاریں کہ جس کا اللہ تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سمجھے کہ بیعت محض زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ اپنے آپ کو دین کی راہ میں بیچ دینا ہے۔ سو بیعت کنندہ کو اپنے عقیدے کی خاطر ہر قسم کی تذلیل اور نقصان کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو زبانی طور پر تو بیعت کے الفاظ دہراتے ہیں مگر وہ شرائط بیعت پر پورے نہیں اترتے۔ اس لئے جب کبھی انہیں کسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ انہیں نقصان کیوں پہنچا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف بیعت کر لینا کافی ہے اور پھر توقع کرتے ہیں کہ انہیں کبھی مشکلات یا مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 17۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد انسان کو اللہ تعالیٰ کے بظاہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی اطاعت کرنی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو جو بنیادی تعلیم دی ہے وہ غیب پر ایمان ہے۔ ایمان بالغیب اسی بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان موت کے بعد زندگی پر غیر متزلزل ایمان لائے۔ اس لئے ہمیں اس ابدی زندگی کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ ایمان بالغیب ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دل میں مخفی ہر بات کو جانتا ہے اور اسی مناسبت سے جزا اور سزا دیتا ہے۔ اس لئے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہیں مانتے تو ہمیں یہ کہہ کر بیچارگی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم سے بہتر سلوک کرنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ایک اور احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے ہمیں سکھایا کہ مردوں کو عورتوں پر دباؤ ڈالنے یا اپنے تسلّط میں لانے کا حق نہیں بلکہ آپ نے تو فرمایا کہ ہر مرد کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اس طرح عورتوں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 218-217۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ مرد عورتوں پر ناحق پابندیاں عائد کرتے پھریں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر آزاد کر لیں۔ سو پہلا حکم مَردوں کے لئے ہے کہ تقویٰ سے زندگی بسر کریں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو عورتیں قدرتی طور پر ان کا نمونہ پکڑتے ہوئے اقتدا کریں گی۔ اگر ہم قرآن کریم کے پردے سے متعلق احکامات کا مطالعہ کریں جو سورۃ النور میں درج ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور پردہ کریں لیکن اس سے پہلے یہ حکم درج ہے کہ مرد بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اس لئے حقیقی اسلامی معاشرے میں پہلے مَردوں کو نیکی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ عورتوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اس حکم کی فرمانبرداری کریں گی تو انہیں فلاح کی شکل میں اجر دیا جائے گا۔ یعنی تحفّظ اور وہ تمام اجر دیئے جائیں گے جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اور مَردوں سے کہا گیا ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ عورتوں کو اپنی محبت اور قرب کی شکل میں انعام عطا فرما رہا ہے جبکہ مَردوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ اس کے احکامات کی خلاف ورزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا دے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر عورتیں پردہ نہ کریں اور حیاداری سے کام نہ لیں اور مَردوں کے ساتھ آزادانہ ملیں جلیں تو یہ اس بات کے مترادف ہے کہ گویا کوئی شخص کُتّے کے آگے روٹی ڈال دے اور اس بات کی توقع کرے کہ کُتّا اس روٹی پر منہ نہ مارے۔ اس لئے عورتوں کو اپنی پاکدامنی

کی خود حفاظت کرنی چاہئے اور مَردوں کی آزاد نظروں سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔(ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344-343)

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ احمدی عورت کو ہمیشہ اپنے وقار اور عزت کی حفاظت پردہ میں رہ کر کرنی چاہئے۔

آج کے معاشرے میں ہر قسم کے شعبے اور قومیت کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ان کی اکثریت مسلمان عورت کے حقیقی مقام کو نہیں پہچانتی۔ اس لئے ہماری عورتوں کو اپنی پاکدامنی کے تحفظ کے لئے بہت محتاط ہونا چاہئے اور اپنے وقار اور عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بیعت محض زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ ایک احمدی کو مسلسل اپنے آپ کو بہتر کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے مَیں ہر احمدی عورت سے اور بچی سے کہتا ہوں کہ وہ ہر رنگ میں اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کریں۔ آپ کی روحانی ترقی صرف موجودہ نسل کو فائدہ نہیں پہنچائے گی بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت کی بھی ضامن ہوگی کیونکہ اگلی نسل آپ ہی کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے، پرورش پا رہی ہے اور تربیت حاصل کر رہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی بیعت میں شامل ہوتا ہے اسے اپنی بیعت کے مقصد کو سمجھنا چاہئے۔ اسے اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ اس نے دنیا کی خاطر بیعت کی ہے یا اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور انعامات کے حصول کے لئے کی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بدقسمتی سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بیعت کرتے ہیں مگر روحانیت میں ترقی نہیں کرتے اور وہ دینی علم سے بے بہرہ رہتے ہیں اور روحانیت کے ادراک اور بصیرت سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے عمل حقیقی حسن اور نیکی سے خالی ہوتے ہیں۔ نیکی میں ترقی کرنے کی بجائے وہ اپنے تئیں گناہ اور معصیت میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد کو تنبیہ فرمائی کہ یاد رکھو کہ یہ زندگی عارضی ہے۔ چاہے عُسر ہو یا یُسر، یہ چند دن، ماہ یا سالوں میں ختم ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگلے جہان کی زندگی دائمی ہے۔ اس لئے اس عارضی زندگی کا ہر لمحہ آخرت کی زندگی کے لئے بیج بونے میں صرف ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مزید اس بات کی تعلیم دی کہ بیعت کے ذریعہ دو عظیم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ خالص ہو کر روحانی اصلاح کی توفیق پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندے کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 141، 142 و 145۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس لئے ہمیں مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ کر رہے ہیں اور اپنے دلوں کو گناہ سے پاک کر رہے ہیں؟ ہم شیطانی حملوں سے اس وقت ہی بچ سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق بجا لانے اور اس کے احکامات کی پیروی کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ اگر ہم ایسا کر رہے ہیں تو پھر ہی ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم بیعت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ آپ میں سے اکثریت جو میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے پیدائشی احمدیوں کی ہے جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی۔ یہ حقیقت کہ ان کی آنے والی نسلیں احمدیت اور خلافت سے وابستہ ہیں اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں اور نیک اعمال کو قبول فرمایا۔

یاد رکھیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے آباؤ اجداد نے بہت سی مشکلات کا سامنا کیا اور قربانیاں دیں۔ ان میں سے کئی افراد کو اپنے دوستوں اور خاندانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ وہ اس دنیا اور اپنے پیاروں کو اپنے ایمان کی خاطر چھوڑنے کو تیار تھے اور یقیناً آپ میں سے کئی ایسے ہیں جن کے بڑوں کو پاکستان میں احمدیوں پر مسلسل ڈھائے جانے والے مظالم کے نتیجہ میں اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ مگر اس قسم کی قربانیاں بے سُود ہیں اگر ان کے ساتھ مذہب پر عمل پیرا نہ ہوں اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ اس لئے آپ سب کو دوسروں کے لئے نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے یہاں کے مقامی لوگوں کے لئے نجات اور ان کی حق کی طرف رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔ آپ کا کردار اور شخصیت آپ کے ماحول میں رہنے والوں کو اپنی طرف کھینچنے والی ہو تا کہ آپ حقیقی اسلام کی خوبصورتی اس معاشرے پر ظاہر کرنے کا موجب بن جائیں۔ آج اسلام پر ہر طرف سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اس کو بدنام کیا جا رہا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ہے اور اس کا یہ کام ہے کہ ان غیر منصفانہ الزامات کا جواب دے۔ یہ احمدی مسلمانوں کا کام ہے کہ ان دھبوں کو دھوئیں جو اسلام کے وقار کو دھندلا کر رہے ہیں اور اسلام کی حقیقی اور خالص تعلیمات پر تیز چمکتی ہوئی روشنی ڈالیں۔ لیکن آپ صرف اس وقت ایسا کر سکتے ہیں جب آپ کے اپنے اعمال کا معیار اعلیٰ ترین ہو۔ جب آپ ایسے معیار حاصل کریں گے تب ہی آپ کا عمل اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اسلام وہ سچا مذہب ہے جو فطرت انسانی سے عین مطابقت رکھتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔ آج میں نے خاص طور پر پردے کے متعلق بات کی ہے حالانکہ اسلام میں متعدد اور احکامات بھی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سمجھا جاتا ہے کہ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بھی معمولی یا غیر اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہر حکم اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی نوع انسان اس کی عبادت کریں اور یہ عبادت ہی تخلیق کا اصل مقصد ہے۔ عبادت دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا نام ہے۔ لیکن اس کے علاوہ حقیقی عبادت اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہو۔ اگر یہ ہمارا مقصد ہوگا تو ہمارا ہر عمل چاہے بڑا ہو یا چھوٹا وہ عبادت کی ایک صورت بن جائے گا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی تربیت کریں تو اگر وہ ایسا کریں گی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی کے زُمرہ میں آ جائے گا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے وقار اور پاکدامنی کا تحفظ کرے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شادی کرے تو یہ بھی عبادت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بیشمار اور احکامات ہیں جن کی پیروی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں داخل ہے۔ اگر آپ ایسے معاشرے میں رہتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یا اس کی تضحیک کی جاتی ہے اور آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں تو پھر آپ اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے مزید اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعامات کی وارث قرار پائیں گی۔ اس لئے اس معاشرے میں آپ حجاب کے مناسب معیار کو اختیار کرنے پر یقیناً اللہ تعالیٰ کے اجر عظیم کی مستحق ہوں گی۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو آپ بیرونی اور اندرونی طور پر پاکیزگی کی حامل ہوں گی۔ جب آپ کا لباس باوقار ہوگا تو قدرتی طور پر یہ آپ کے دلوں اور ذہنوں میں پاک خیالات داخل ہونے کا ذریعہ ہوگا۔ جب آپ مناسب اور احسن لباس اللہ تعالیٰ کی خاطر پہنیں گی تو قدرتی طور پر آپ کی سوچ کا اگلا قدم یہی ہوگا کہ آپ اور کن طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتی ہیں اور آپ ایک پاک اور صالح زندگی کے حصول کے لئے نئی راہوں کو تلاش کرنے والی ہوں گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونا چاہئے اور جو کچھ بھی اس کی خاطر کیا جاتا ہے چاہے وہ نماز ہو یا کوئی اور عمل ہو وہ عبادت ہی کے زمرہ میں آتا ہے اور ہر احمدی کو یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ اپنے اس ایمان پر پختہ ہونا چاہئے کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود قائم فرمایا ہے اور وہ ہر ممکن رنگ میں جماعت کی مدد اور نصرت فرما رہا ہے۔ بہت سی عورتیں جو میرے سامنے آج بیٹھی ہوئی ہیں ایسی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے خود جماعت احمدیہ کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ اس طرح ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی جماعت میں شامل ہونا ضروری تھا۔ اس سال کے جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت کی تقریب اور احمدیوں کے نمونہ کو خود مشاہدہ کرتے ہوئے بہت سے ایسے لوگ تھے جن میں ایک انگریز خاتون بھی شامل تھیں جنہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو بدل رہا ہے اور انہیں احمدیت کی طرف مائل فرما رہا ہے یہ اس بات کا عظیم ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو کامیاب اور کامران کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لئے ایسا چاہتا ہے تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات اور شان و شوکت ایک مرتبہ پھر دنیا کے ہر کونے میں قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور اگر ہم اس نصرت الٰہی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک فرد جماعت کو اپنی روحانی حالت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔

یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بیعت کے دو حصے ہیں ایک حصہ ایمان اور عقیدے کا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدعات سے منسلک خطرات کے بارہ میں تنبیہ فرمائی اور فرمایا کہ اس جماعت کو ان تمام باتوں سے بچنا چاہئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بدعات کئی مختلف طریق پر ظاہر ہو سکتی ہیں جو لوگوں کو ایمان کی اصل روح سے دُور لے جاتی ہیں۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 364۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مثلاً دوسروں کے خوف کی وجہ سے حجاب سے اعراض کرنا یا دوسروں کی خواہش کی پیروی میں شادیوں پر فضول خرچی کرنا یا نمازوں کو بغیر وجہ کے جمع کر کے ادا کرنا یہ تمام بدعات ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمام بدعات کی مثالیں ہیں جو بنی نوع کو مذہب سے ایمان سے اور خدا تعالیٰ سے دُور لے گئی ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کو ہی آلودہ کر دیا ہے۔

آپ نے ہمیں تعلیم دی کہ آپ کی بیعت کا دوسرا حصہ اسلام کی تعلیمات اور عقیدے کے مطابق اپنے عمل کو ڈھالنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محض کلمہ پڑھنا ہی کافی نہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے اس قدر طویل اور مفصّل ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک انتہائی خوبصورت تمثیل بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایمان ایک باغ کی طرح ہے جو انتہائی خوبصورت پھولوں اور پھلوں سے لدا ہوا ہے۔ جبکہ ایمان کا عملی حصہ اس شفّاف پانی کی طرح ہے جس کے ذریعہ اس باغ کی پرورش کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قطع نظر اس کے کہ کس قدر خوبصورت باغ ہے آخر کار وہ باغ اجڑ جائے گا اگر وہ اس پانی سے محروم ہو جائے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔ خواہ تعلیمات کتنی ہی پائیدار کیوں نہ ہوں اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو شیطان مداخلت کر کے انہیں ناقص کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام کی یہی حالت اس کی تیسری صدی ختم ہونے کے بعد ہوئی جب وقت گزرنے کے ساتھ مسلمان اپنی تعلیمات بھول گئے اور باوجود اس کے کہ قرآن کریم اپنی اصل حالت میں محفوظ تھا مگر ان کے دل ایمان سے محروم ہو گئے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 366-365۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب یہ دَور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دَور ہے اور اسی طرح وہ لوگ جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوں گے وہ دیکھیں گے کہ ان کا ایمان کمزور پڑ جائے گا اور آخر کار کلیۃً ان کے دلوں سے غائب ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ حقیقی اسلام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دنیا میں دوبارہ قائم ہوگا اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہماری جماعت کو قائم فرمایا گیا۔ ہمیں ہمیشہ اس مقصد کو اپنی زندگیوں کا مطمح نظر بنائے رکھنا چاہئے اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا تو ہم بارہا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت افرادِ جماعت کے ساتھ ہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

اب مَیں اس کی چند مثالیں دیتا ہوں۔ ایک احمدی خاتون جن کا تعلق کینیڈا سے ہے انہوں نے پردے سے متعلق اپنا تجربہ تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں نوکری کے حصول میں اس وجہ سے دشواری پیش آئی کیونکہ وہ پردہ کرتی تھیں۔ وہ

لکھتی ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا تھا کہ جو کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے پردہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔

ایک اور خاتون جن کا نام ماریہ صاحبہ ہے اور جرمن خاتون ہیں لکھتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے حجاب پہننا شروع کر دیا۔ وہ جرمنی میں ایک ہسپتال میں کام کرتی تھیں اور انتظامیہ نے کہا کہ حفظان صحت کے مدّنظر انہیں حجاب ترک کرنا ہوگا۔ انہوں نے مجھے دعا کے لئے لکھا اور میں نے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ امن اور سکون کے ساتھ کام کر سکیں۔ آخر کار انہیں اپنی نوکری سے مستعفی ہونا پڑا کیونکہ ہسپتال کی انتظامیہ اپنے مطالبات سے دستبردار ہونے پر تیار نہیں تھی لیکن ان کا ایمان متزلزل نہیں ہوا اور پھر ایسا ہوا کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بہتر نوکری عطا فرما دی۔ الحمد للہ

بنگلہ دیش سے ایک احمدی خاتون صدیقہ صاحبہ جو انجنیئر تھیں اور ایک نجی کمپنی میں کام کرتی تھیں انہوں نے 2011ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے کام سے چھٹی کی درخواست داخل کی۔ جب ان کی کمپنی کے افسران کو علم ہوا کہ وہ ایک احمدی ہیں اور اپنے خلیفہ کو ملنے کے لئے لندن کے سفر پر جانا چاہتی ہیں اور وہاں جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں تو انہوں نے ان پر مستعفی ہونے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ انہوں نے نتیجۃً نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ ایسا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے دعا کے لئے لکھا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے مضبوط ایمان کی جزا دی۔ وہ لکھتی ہیں کہ عام طور پر بنگلہ دیش میں نوکری حاصل کرنا ایک بہت ہی محال امر ہے۔ انہیں بغیر کسی مشکل کے بہت بہتر نوکری ایک سادہ آن لائن ایپلیکیشن (application) کے ذریعہ مل گئی۔ اس لئے دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل کرتا ہے اور ان پر اپنے انعام نازل فرماتا ہے جو اپنے دین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ بیعت کے ان الفاظ کا حقیقی مفہوم ہے کہ مَیں اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دے گا خواہ وہ بڑی ہو یا کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کوئی فردِ جماعت جسے احمدی ہونے کی وجہ سے کسی بھی قسم کے ظلم یا مخالفت کا سامنا ہے وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے صبر اور استقامت کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ یہ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور یہ مثالیں ہمیں اپنے دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے تحریک کرنے والی ہونی چاہئیں۔ اگر ایسا ہو گا تو پھر ہی ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ مَیں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ اپنے ایمان کے کسی بھی حصے یا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو غیر اہم مت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات یکساں طور پر اہم ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور قرب کی طرف لے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنے ایمان کے ہر پہلو کا عملی طور پر احسن رنگ میں اظہار کرنے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ سب جو اس معاشرے میں رہتی ہیں مسلسل اپنے وقار اور شرم و حیا کی حفاظت کرنے والی ہوں اور دوسروں کے لئے نیکی کا بہترین نمونہ بننے والی ہوں جسے دیکھ کر دوسرے اس کی تقلید کریں۔ خدا کرے کہ آپ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں میں ایمان کی حقیقی روح پھونکنے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ سب اپنے کردار سے ان لوگوں کو غلط ثابت کرنے والی ہوں جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ اسلام عورتوں سے ناروا سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ درحقیقت آپ سب تمام دنیا پر یہ بات ثابت کریں کہ جماعت احمدیہ کی عورتیں اور بچیاں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی روشن مثالیں ہیں اور آزادی کے حقیقی مفہوم کو سمجھتی ہیں جس کے ذریعہ عورت کا وقار اور عزت قائم ہوتا ہے۔

اس سال کے جلسے کے ایک واقعہ کے ساتھ میں اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں۔

ایک عیسائی صحافی خاتون جلسہ دیکھنے کے لئے آئیں اور بڑے احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے سکارف بھی پہنا۔ انہوں نے کافی وقت جلسے کے زنانہ حصے میں گزارا اور ہماری کئی لجنہ کی ممبرات سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پہلے ان کا یہ خیال تھا کہ شاید مسلمان عورتوں کو آزادی حاصل نہیں اور مَردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنا ظلم ہے۔ لیکن احمدی عورتوں میں وقت گزارنے کے بعد ان کا اب یہ تاثر ہے کہ احمدی عورتوں کی تعظیم اور احترام دوسری ہر عورت سے زیادہ ہے۔ درحقیقت انہوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ انہیں اپنے ہی گرجے میں بھی کبھی اتنی عزت اور احترام نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ایسے ماحول میں چلنے پھرنے کی افادیت کا بھی علم ہوا جہاں کوئی مرد نہیں تھا اور اس سے انہیں ایک آزادی کا احساس ہوا۔ اس لئے ہماری خواتین یا بچیوں کو حجاب سے متعلق کسی قسم کے بھی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ یاد رکھیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دوسروں کو سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ ہم نے ان کی تقلید نہیں کرنی۔ اس لئے یہ وہ معیار ہیں جن کو آپ نے حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسا کر سکیں تا کہ تمام دنیا حقیقی اسلام اور عورتوں کو اسلام میں دی جانے والی حقیقی آزادی سے روشناس ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر رنگ میں اپنے فضل نازل فرمائے۔

یہاں بہت سی ایسی خواتین ہیں جو انگریزی زبان نہیں سمجھتیں۔ سو اُن کے لئے مَیں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو زبان میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:

آپ میں سے اکثر پاکستان سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئی ہیں یا جرمنی سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں جرمنی سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہیں۔ اکثریت ایسی ہے چاہے وہ جرمنی سے آنے والی یا پاکستان سے آنے والی ہوں، سوائے چند ایک کے اکثریت ان خواتین، ممبرات کی ہے جن کو اپنے ملک میں مذہب کی آزادی نہیں ہے اور مذہبی آزادی کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا۔ اور مذہب کی وجہ سے ہجرت جو ہے اس کی اللہ تعالیٰ نے بھی اجازت دی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جن کی persecution ہوتی ہے، جن پر ظلم کئے جاتے ہیں اگر وہ مذہب کی وجہ سے اپنے ملک کو چھوڑتے ہیں، اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہتر انعام دے گا۔ ان کے حالات کو بہتر کرے گا۔ اور آپ سب جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاء اللہ ساروں کے حالات یہاں آ کر بہتر ہی ہوئے ہیں۔ آپ کی اپنی کوئی قابلیت نہیں تھی کہ آپ سمجھیں کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے یہاں آ کر آپ کو اس ملک میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔

ان ملکوں پہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس لئے ہے کہ یہ لوگ محنت کرتے ہیں اور یہاں تعلیم کی قدر ہے۔ اور تعلیم کی وجہ سے اِن کے حالات بھی بہتر ہیں۔ اکثریت جو عورتوں کی پاکستان سے یا جرمنی سے آئی ہے ان کے تعلیمی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ان کو کہا جائے کہ کسی اعلیٰ لیاقت اور قابلیت کی وجہ سے برٹش گورنمنٹ مجبور ہوگئی، یوکے کی حکومت مجبور ہوگئی کہ ان کو یہاں اسائلم دیا جائے یا ان کو ٹھہرنے کے لئے جگہ دی جائے۔ یہ سب کچھ جو آپ کو ملا ہے وہ احمدیت کی وجہ سے ملا ہے۔ اس وجہ سے ملا ہے کہ اپنے ملک میں آپ پر ظلم ہو رہا تھا۔ جو جرمنی سے آئی ہیں وہ لوگ بھی کچھ عرصہ پہلے اسی وجہ سے پاکستان سے جرمنی آئے تھے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ انعام دیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے دیا ہے۔ آپ کے حالات جو بہتر ہو رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہو رہے ہیں اور مَیں نے جو باتیں ابھی انگریزی میں انگریزی دان طبقے کے لئے کہیں ہیں وہ یہی ہیں کہ، ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد ہم نے اپنا بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم عملاً اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ ہم عملاً قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ قرآن کریم نے ہمیں بہت سارے احکامات دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ سات سو احکامات کا ذکر فرمایا ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

گو دوسری جگہوں پر اور بھی تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال سات سو احکامات کے بارے میں بتایا۔ تو اگر ہم لوگ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں یا کرتے تو ہم بیعت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والوں کے لئے مقدر کیا ہوا ہے۔ پس اپنے حالات کو دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں گھروں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں جو ہماری بڑی بوڑھیاں ساسیں، مائیں ہیں ان کا کردار بھی بہت ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ گھروں میں امن اور سکون پیدا کریں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے گھروں کو بعض دفعہ بعض عورتیں برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ برداشت کرنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات ہوئی اور فوری ردّ عمل میں آ کر جتنا ظلم ہوا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ظلم کر دیا جائے۔ تو یہ ساری باتیں آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم دیا ہے تو عبادت میں نماز کے علاوہ سب احکامات بھی آ جاتے ہیں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسرے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عبادتوں میں شمار کر لیتا ہے۔ پس آپ لوگ اپنے عملی نمونے یہاں دکھائیں۔ اس قوم کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی، آئندہ نسلوں کے لئے بھی۔ ان نسلوں کی تربیت کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ اس ماحول میں پہلے سے زیادہ کوشش آپ کو کرنی پڑے گی۔ اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ عام طور پر ہماری بڑی بوڑھیوں میں زیادہ بدعات ہوتی ہیں۔ یہاں باہر کے ممالک میں بہت ساری ہیں جب ان کے پاس پیسے کی کُھل ہوئی تو وہاں شادی بیاہ پہ بلا وجہ کی رسومات اور بدعات کو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ زیور کپڑا اس کا بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدی خواتین کی، ممبرات کی ایسی ہے جو چندوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں بلکہ بعض ایسی ہیں جو مَردوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو مَردوں سے بڑھ کر خود چندے ادا کرنے والی ہیں۔ پس سب ایسی عورتیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہیں، ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا جو طرز عمل ہے اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں، نہ کہ اس دنیا میں آ کر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں۔ اگر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں تو یہاں شاید دنیا تو آپ کو مل جائے لیکن جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے باتیں کی ہیں کہ پھر آخرت میں کوئی reward اس کا نہیں ہوگا۔ کوئی بدلہ اس کا نہیں ہوگا۔ کوئی جزا نہیں ہوگی۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہے اور فرض ہے کہ وہ اللہ کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس دنیا میں بھی جزا پانے والی ہو اور اگلے جہان میں بھی جزا پانے والی ہو۔

پس پھر مَیں کہوں گا، بار بار یہی کہوں گا کہ اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ ☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 / مارچ 2015ء)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

☆ مورخہ 22 فروری 2015 بروز اتوار احمدیہ مسجد نور سکندرآباد میں محترم نورالدین سلیم صاحب قائم مقام امیر سکندرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عدنان احمد صاحب نے کی، مکرم مدثر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اسکے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر خدام واطفال کے کوئز اور بیت بازی کے مقابلے بھی کروائے گئے۔

(ایم۔اے۔جعفر خان، مبلغ سکندرآباد)

☆ احمدیہ مسجد ساونت واڑی مہاراشٹر میں مورخہ 20 فروری 2015 کو محترم ڈاکٹر عبدالشکور ہریکر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نذیر خان صاحب نے کی۔ مکرم حمید خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم سراج الدین ہریکر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ''نونہالان جماعت سے خطاب'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مجیب احمد سندی صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا بعدازاں مکرم عطاء السلام صاحب اور مکرم محمود احمد ٹیکری صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن اور آپ کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سکندر احمد سندی، سیکریٹری اصلاح وارشاد)

☆ جماعت احمدیہ مڑھا سرکل دھولپور میں مورخہ 20 فروری 2015 کو زیر صدارت مکرم محمد شاہ صاحب صدر جماعت مڑھا، جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راجو شاہ صاحب نے کی۔ نظم مکرم مونو شاہ صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم صبرانی شاہ صاحب نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (بابو خان، معلم سلسلہ مڑھا)

☆ جماعت احمدیہ خیالی سرکل چورو راجستھان میں مورخہ 20 فروری 2015 کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عرفان خان صاحب نے کی نظم مکرم راشد احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(راشد احمد، معلم سلسلہ خیالی)

☆ جماعت احمدیہ کیلوں، مالیرکوٹلہ میں مورخہ 19 فروری 2015 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم امیر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (سید اقبال احمد، معلم مالیرکوٹلہ)

☆ جماعت احمدیہ منڈیر، مانسہ پنجاب میں مورخہ 20 فروری کو زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ منڈیر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طارق محمود، معلم بریٹہ ومنڈیر)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆ جماعت احمدیہ چنداپور میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو احمدیہ مسجد نور میں محترم محمد منیر احمد صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ چنداپور کے علاوہ کاماریڈی اور پوسانی پیٹ کے افراد جماعت بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فاروق احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم شوکت احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم محمد ناصر احمد صاحب، مکرم منہاج احمد صاحب مکرم انس احمد صاحب، مکرم معین الدین صاحب، مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب اور خاکسار نے جلسہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ نور احمد میاں، مبلغ انچارج نظام آباد، آندھرا)

☆ جماعت احمدیہ گلبرگہ میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب صدر وامیر ضلع گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رحمٰن خان، مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

☆ جماعت احمدیہ گیا بہار میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ گیا کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم دیدارالحق صاحب نے کی۔ نظم عزیز عدنان احمد نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم کامران احمد صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم نعیم الحق صاحب اور مکرم مولوی دیدارالحق صاحب نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 28 مارچ 2015 کو مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر بہار کے مکان پر مکرم محمد ارشد صاحب صدر جماعت پٹنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم بدر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سید طارق احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ، گیا)

☆ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 29 مارچ 2015 کو مسجد الحمد مومن منزل میں محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ مکرم سید ظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت حیدرآباد اور مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حمید احمد غوری صاحب نے مع ترجمہ کی۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں چھ تقاریر ہوئیں۔ مکرم مبارک احمد غوری صاحب نے ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' مکرم واحد احمد انصاری صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت سلطان القلم'' مکرم مولوی طیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' مکرم ابوالحسن سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے ''احمدیت نے دنیا کو کیا دیا''، خاکسار نے ''شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' اور مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم واجد احمد انصاری صاحب اور مکرم حامد اللہ غوری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

ضروری اعلان
بابت تبدیلی ریسیورز برائے ایم ٹی اے

انڈیا کی جماعتوں کے امراء کرام، صدور صاحبان اور احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتی مساجد اور مشن ہاؤسز میں یا احباب جماعت کے گھروں میں KU BAND (چھوٹی ڈشوں) کے ذریعہ سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل دیکھا جاتا ہے ان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ KU Band کے ریسیورز میں ضروری تبدیلی کی جارہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۞ جن جماعتوں میں DVBS ریسیورز استعمال کئے جارہے ہیں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ Eutelsat کے ذریعہ ان ریسیورز پر MTA کی نشریات 31 دسمبر 2015ء تک جاری رہیں گی اور مذکورہ تاریخ کے بعد ان ریسیورز پر ایم ٹی اے کی نشریات نہیں دیکھی جاسکیں گی۔

۞ ایسی تمام جماعتیں مورخہ 31 دسمبر 2015ء کے اختتام سے قبل نئے DVBS-2 ریسیورز ضرور خرید لیں تاکہ پھر اس تاریخ کے بعد بھی بغیر کسی روک کے MTA سے استفادہ کیا جاسکے۔

۞ ایسے جماعتی مشن ہاؤسز/مساجد جہاں ابھی MTA کا انتظام کیا جانا ہے یا ایسے افراد جماعت جنہوں نے اب MTA دیکھنے کیلئے ڈش اور ریسیور خریدنے ہیں ان سب کیلئے یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ آئندہ سے DVBS-2 ریسیورز ہی خرید کر کے لگوائیں۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تاکید

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ۔باب فی الاستغفار)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

حضرت امام حسینؓ کے اقوال

سچائی عزت ہے، جھوٹ پستی ہے، راز امانت ہے، حق ہمسائیگی قرابت ہے، امداد دوستی ہے، عمل تجربہ ہے، حسن خلق عبادت ہے، خاموشی زینت ہے، بخل غربت ہے، سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقل مندی ہے۔

(تاریخ الیعقوبی جلد 2 صفحہ 246۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر دار صادر۔ بیروت)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7235: میں شانی مول اے پی زوجہ شیاز احمد کے قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن Kurumban ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اپریل 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چین اور پینڈنٹ (حق مہر) 45.84 گرام۔ چین تین عدد 92 گرام۔ چوڑیاں 4 عدد 56 گرام۔ کانوں کی بالیاں 1 جوڑی، 20 گرام۔ اینکلٹ ایک جوڑی 24 گرام، انگوٹھیاں 6 عدد 12 گرام۔ کل وزن 249.84 گرام کل قیمت -/624600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیاز احمد کے   الامۃ: شانی مول اے پی   گواہ: کے۔ وائی۔ شمش الدین

مسل نمبر 7236: میں زین العابدین چودھری ولد صلاح الدین چودھری قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد بدر   العبد: زین العابدین چودھری   گواہ: صلاح الدین چودھری

مسل نمبر 7237: میں شعیب احمد قمر ولد بدر الدین مہتاب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 مرلے کا پلاٹ واقعہ ننگل باغبانہ خسرہ نمبر (2)23R17 کا 142/5 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5974 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: شعیب احمد قمر   گواہ: بشیر الدین

مسل نمبر 7238: میں مبارکہ بیگم زوجہ مکرم عبد العلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1987 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد کٹی سیٹ سونے کا 14.150 گرام قیمت 39975 روپئے تین عدد رنگ 5.060 گرام قیمت 13662 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر   الامۃ: مبارکہ بیگم   گواہ: محمد طیب احمد

مسل نمبر 7239: میں جے شفیق احمد ولد عبد الغفور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 ایکڑ زمین موجودہ قیمت 225000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی انور احمد   العبد: جے شفیق احمد   گواہ: شریف خان

مسل نمبر 7240: میں واسعہ بیگم زوجہ جے شفیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی دو تولہ قیمت 50000۔ زیور نقرئی تین تولہ قیمت 1100 روپے۔ حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی۔ انور احمد   الامۃ: واسعہ بیگم   گواہ: شریف خان

مسل نمبر 7241: میں بصیر احمد ورکوری ولد امیر احمد ورکوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی انور احمد   العبد: بصیر احمد ورکوری   گواہ: شریف خان

مسل نمبر 7242: میں عبد العزیز خان ولد مکرم واحد علی خان صاحب (مرحوم) قوم احمدی مسلمان عمر 85 سال تاریخ بیعت 1961ء ساکن محلہ مسلم پورہ H.No.1-1-83/1 ڈاکخانہ یادگیر، صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی   العبد: عبد العزیز خان   گواہ: محمد رفیق احمد

مسل نمبر 7243: میں نصرت جہاں بیگم زوجہ فضل حق صاحب ہوڈری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ مسلم پورہ مکان نمبر 60-1-1 ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 3000 روپے بذمہ خاوند۔ نیکلیس 15 گرام طلائی موجودہ قیمت 30000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کلیم احمد سگری   الامۃ: نصرت جہاں بیگم   گواہ: محمد ابراہیم تیر گھر

مسل نمبر 6800: میں روبینہ احمد زوجہ مکرم اسد رشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: 504 شوالا اپارٹمنٹ ڈاکخانہ چاندنی چوک، رانچی صوبہ جھارکھنڈ، مستقل پتہ: احمد کمرشیل کامپلکس ڈاکخانہ ڈی ٹی روڈ آرہ، بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-4-2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپئے، زیور طلائی: کڑے 2 عدد 24.390 گرام، چین ایک عدد 24.670 گرام، چین ایک عدد مع لاکیٹ 13.037 گرام، انگوٹھی 6 عدد 24.86 گرام، بریسلیٹ ایک عدد 6.91 گرام، بالیاں ایک جوڑی 2.42 گرام، بالیاں 3 جوڑی 10.90 گرام، ٹاپش ایک جوڑی 9.96 گرام، نتھ ایک عدد 0.190 گرام، چین 2 عدد 23.65 گرام، سیٹ 2 عدد 69.95 گرام، سیٹ ایک عدد 18 کیریٹ 25.56 گرام، کل وزن زیورات 236.497 گرام (22 کیریٹ) قیمت اندازاً -/350000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   الامۃ: روبینہ احمد   گواہ: اسد رشید

مسل نمبر 6934: میں آر۔ محمد نیاز ولد مکرم عبد الرحیم ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال تاریخ بیعت: 2000 ساکن MULLATH VALAPPU ڈاکخانہ ERAVKADWARD ضلع ALLEPPEY صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ۱۔ ALAPUZA میں ایک گھر 4 سینٹ پر مشتمل، ۲۔ ALAPUZA میں ایک گھر 4 سینٹ پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/40000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نجیب خان   العبد: آر۔ محمد نیاز   گواہ: پی کے تاج الدین

مسل نمبر 6935: میں فرزانہ ناز زوجہ مکرم سیف الدین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپئے، زیور طلائی سیٹ ایک عدد 10 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً -/25000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   الامۃ: فرزانہ ناز   گواہ: سیف الدین احمد

مسل نمبر 7144: میں ثنا مریم بنت بی۔ عبد الحمید صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن رشید وِلّا، ڈاکخانہ kunjathur ضلع manjeshwar صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چوڑیاں 7 عدد 56 گرام، چین 3 عدد 70 گرام، انگوٹھی 4 عدد 8 گرام، بالیاں 2 عدد 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ پی۔ ابراہیم   الامۃ: ثنا مریم   گواہ: ایم۔ یو۔ شمس الدین

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 18/مارچ 2015ء بروز بدھ ،قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

(1) مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب (ابن مکرم چوہدری خان بہادر صاحب آف سیالکوٹ، حال لندن)

16 مارچ 2015ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے پاکستان میں صدر جماعت سمبڑیال اور امیر ضلع سیالکوٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی رہے اور اس طرح ملک وقوم کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت نیک، دعا گو، صالح، دردمند دل رکھنے والے، بہت ملنسار، باوفا اور بزرگ انسان تھے۔ جماعتی وقار اور عزت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تحریک میں ثابت قدمی سے حصہ لیا اور کئی مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ خلافت کے فدائی اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تاکید کرنے والے مخلص انسان تھے۔ لندن آنے کے بعد جب تک صحت نے اجازت دی باقاعدگی سے دفتر پرائیویٹ سیکریٹری میں حاضر ہوکر مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم حبیب الرحمن صاحب (ابن مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب، ربوہ حال امریکہ)

21 فروری 2015ء کو 66 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تکمیل تعلیم کے بعد 1972ء سے 1985ء تک اسی ادارہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1985ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت سے مزید اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ چلے گئے جہاں آپ نے ہیلتھ فزکس کے شعبہ میں ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ آپ بہت ذہین وفطین، علمی وادبی استعدادوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل شخصیت تھے۔ آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی اور جاں نثار خادم، منکسر المزاج، دعا گو اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ ہمیشہ خلفاء کے ارشادات پر خلوص دل سے عمل پیرا ہونے کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پہلی شادی سے ایک بیٹی اور دوسری اہلیہ سے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ عزیزہ مسرت صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک ثناء اللہ صاحب، دارالصدر شمالی، ربوہ)

24 فروری 2015ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب مرحوم انچارج شعبہ زودنویسی کی بڑی بیٹی اور مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں، نیز MTA کے ساتھ بہت لگاؤ تھا۔ اس کے علاوہ کوئی اور TV چینل دیکھنا آپ کو پسند نہیں تھا۔ ہمیشہ بچوں کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ وفات سے قبل اپنا طلائی زیور جماعت کو پیش کردیا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ (بنت مکرم منشی محمد صادق صاحب مرحوم)

3 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت سادہ مزاج، ہنس مکھ، ہمدرد، بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم منشی محمد صادق صاحب (مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کی صاحبزادی اور مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(4) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب (ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی ٹیؓ، ربوہ)

23 فروری 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 30 سال سے مسلم کمرشیل بنک ربوہ میں ملازمت کررہے تھے۔ آپ کو محلہ دارالرحمت شرقی میں سیکریٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (جرمنی)

5 فروری 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تین ماہ قبل بیماری کی حالت میں ربوہ سے جرمنی آئے تھے۔ آپ بہت ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نیشنل آڈیٹر جماعت احمدیہ جرمنی کے چھوٹے بھائی تھے۔

(6) مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ (بنت مکرم مرید احمد صاحب مرحوم، لاہور، حال ربوہ)

11 مارچ 2015ء کو 34 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے ہی جماعتی کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کافی حد تک قرآن کریم کے ترجمہ سے واقف ایک بااخلاق نیک خاتون تھیں۔ محلہ کے واقفین نو بچوں کی تعلیمی کلاس کے ذریعہ نصاب کی تیاری کرواتیں اور بچوں کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ اکثر تبلیغ کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 25/مارچ 2015ء بروز بدھ ،قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

(1) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد حیات صاحب مرحوم۔ لندن)

22 مارچ 2015ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ شادی کے بعد سے اپنے خاوند کے ساتھ 21 سال تک پہلے کینیا (افریقہ) میں رہیں اور پھر 1968 میں یوکے آگئیں۔ یوکے میں آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ومبلڈن پارک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے بچوں کے علاوہ بہت سے احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ آپ دعا گو، تہجد گزار، نمازوں میں باقاعدہ، بہت نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے بڑا گہرا عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یوکے) کی والدہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار ہیں۔

(2) مکرم رحمت علی صاحب (ابن مکرم محمد رمضان صاحب۔ ربوہ حال یوکے)

24 مارچ 2015 کو بعارضہ کینسر 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے 42 سال وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ میں خدمت کرنے کی توفیق پائی اور 2003 میں فراغت کے بعد یوکے آگئے۔ بہت خاموشی سے خدمت کرنے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم عبد الغفور بھٹی صاحب (سابق صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)

14 فروری 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1974ء میں جرمنی آئے جہاں آپ کو 35 سال مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو صدر حلقہ، نائب امیر جماعت جرمنی کے علاوہ 1989ء تا 1996ء پہلے صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کی حیثیت سے تاریخی خدمات کی توفیق اور سعادت ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سادہ طبع، صاف گو، صلہ رحمی کرنے والے مخلص اور ملنسار شخصیت کے حامل تھے۔ خلافت سے اطاعت، وفا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنی اولاد اور اگلی نسل کی تربیت پر خاص توجہ دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم اشفاق احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ گھٹیالیاں خورد، ضلع سیالکوٹ)

7 جنوری 2015ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں خورد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ گھٹیالیاں خورد خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ کا اپنے علاقہ میں وسیع رابطہ تھا۔ آپ نہایت فعال، محنتی اور بے لوث خادم تھے۔

(3) مکرم رفیع احمد قریشی صاحب آف سکھر

19 اگست 2014 کو سکھر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب شہید آف سکھر کے بیٹے تھے۔ آپ کو 1985ء تا 1992ء اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ تین سال تک ڈیتھ وارنٹ میں رہے اور 1992ء میں باعزت بری ہوئے۔ جماعت سے بڑا پختہ تعلق اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔

(4) مکرم مطیع اللہ صاحب (آف ٹھرو، ضلع سیالکوٹ)

12 جنوری 2015ء کو 41 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو اپنی مجلس کے قائد اور جماعت کے سیکریٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت سے گہری وابستگی تھی اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔

(5) مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم نصر اللہ خان صاحب۔ ساکن چک نمبر 32، جنوبی سرگودھا)

25 جنوری 2015ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 25 سال چک نمبر 32 جنوبی ضلع سرگودھا میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح سیکریٹری مال، سیکریٹری اصلاح وارشاد اور اس کے علاوہ بھی لجنہ اماء اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پنجوقتہ نماز کی پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے افراد خانہ کو بھی اس کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ اپنے گھر میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

(بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2)

پہلے ابراہیمؑ کے لئے استعمال ہوا۔ وَّ لٰکِنۡ کَانَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا (آل عمران:68)۔ اب سوال یہ ہے کہ یہودیوں کا یہ Patent کا مطالبہ ہے اسے پاکستان Patent Office کس طرح ردّ کرے گا۔ اور اگر ایک دفعہ یہ اصطلاح ان کی Patent ہوگئی تو نہ عیسائی مسلمان کہلاسکیں گے اور نہ مسلمان، مسلمان کہلاسکیں گے۔ سب پر پابندی ہوگی کہ پہلے یہود سے اجازت لو پھر تم اپنے آپ کو مسلمان کہلاؤ ...... پاکستان کے Patent Office کو لازماً درج کرنا ہوگا کہ یہ ان کا حق ہے۔ آئندہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہے۔

(پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ناقل)

قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ ۔ اِنَّهٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (النمل:31-30) لیں جی! یہودیوں کا ایک اور Patent نکل آیا۔ یہودیوں کی اگلی درخواست ہوگی کہ مسلمان بھی ہم ہیں اور (بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) ہمارا حق ہے۔ اور احمدیوں بے چاروں کو بسم اللہ لکھنے کے جرم میں مارا پیٹا جاتا ہے، عدالتوں میں گھسیٹا جاتا ہے، سزائیں دی جاتی ہیں۔ ایک مردان میں کیس درج ہوا تھا، پاکستان میں کہ جب ہم نے ایک شخص کی تلاشی لی تو اس کے کمرے سے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نکلی۔ اب بتائیں اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہوسکتا ہے۔ وہاں لکھا ہوا تھا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد رحم کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ جرم ہے تعزیرات پاکستان کے لحاظ سے۔ اور جہاں تک Patent کا تعلق ہے یہ Patent یہود کا ہے۔ کیونکہ حضرت سلیمانؑ نے جو خط بھیجا تھا ملکہ سبا کو اس پر یہ لکھا ہوا تھا قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ میرے پاس ایک بہت ہی معزز ایک رسالہ، ایک خط بھیجا گیا ہے۔ (اِنَّهٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ) سلیمانؑ کی طرف سے (وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ)۔ اور وہ کہتا ہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اور پھر مسلمان ہونے کی دعوت کیا کہتی ہے کتاب یعنی وہ خط۔ اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَاۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ (النمل:32)۔ کہ مسلمان ہوکر میرے پاس آجاؤ۔

اب ایک اور Patent عیسائیوں کی طرف سے آئے گا۔ کئی درخواستوں پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا۔ اب عیسائیوں کا Patent آنے والا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے اور تسلیم کرتا ہے اس بات کو کہ وہ عیسائی جو خدائے واحد کے نام پر ستائے گئے جس طرح آج احمدیوں کو ستایا جارہا ہے اور زیر زمین چلے گئے جب ان کو اللہ تعالیٰ نے بالآخر یہ خوشخبری دی کہ باہر امن ہوگیا ہے۔ تمہارے حقوق قائم ہوگئے ہیں۔ اب تم بے شک زیر زمین حالت سے باہر آجاؤ تو اس مقام پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یادگار کے طور پر کیا بنایا جائے۔ اس کا جواب قرآن کریم فرماتا ہے قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِهِمۡ (الکہف:22) وہ لوگ جو فیصلہ کرنے میں زیادہ قوی تھے اور طاقت رکھتے تھے انہوں نے کہا لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡهِمۡ مَّسۡجِدًا (الکہف:22) ہم ان کی یادگار کے طور پر اس مقام پر مسجد بنائیں گے۔ تو اب عیسائی کہیں کہ دیکھو تم نے خواہ مخواہ مسجدوں کا جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ تو عیسائی اصطلاح ہے اور قرآن اس پر گواہ ہے۔ تم کیسے اس کے موجد ہوسکتے ہو۔ یہ درخواست عیسائیوں کی ہوگئی اسلام پر۔ اور (بِسۡمِ اللّٰهِ) پر تو قبضہ کرلیا ہے یہود نے۔ اور اب رہا 'مسجد' اس پر عیسائی قابض ہوگئے۔ اب مولوی کیا بنائیں گے پھر؟ ......۔ یہ سوال ہے۔ کس طرف قرآن کھڑا ہوگا؟

اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ جس Patent کو Patent کے مسلّمہ قواعد کے مطابق درج کرنا ضروری ہے تو لازماً جس کی طرف قرآن ہوگا اس کی بات مانی جائے گی اور نعوذ باللہ گویا قرآن، قرآن کے خلاف گواہی دے رہا ہوگا۔ اس لئے یہ ظالمانہ تصور ہی بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔ دین میں کوئی Patent نہیں ہے۔ ہر اچھی بات کی طرف ہر سچا مومن بلاتا ہے اور جب وہ اس کو اختیار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔" (مجلس سوال و جواب مورخہ 17 جنوری 1994 بمقام ایم ٹی اے سٹوڈیو۔ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل ۳ دسمبر ۲۰۰۴ صفحہ ۱۲)

جماعت احمدیہ کے عقائد

اس جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں جماعت احمدیہ کے عقائد پیش کئے جارہے ہیں جن سے قارئین معترض کے بے بنیاد دعوے کی اصلیت بآسانی سمجھ سکتے ہیں:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجُز اقتدا اُس امام الرّسل کے حاصل ہوسکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جُزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ 138-137)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی نیا دین جاری نہیں کیا بلکہ اسلام کی کھوئی ہوئی مطاع کو دنیا کے سامنے از سر نو پیش کیا۔ آج جماعت احمدیہ اسی مطاع کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اور اسلام کا یہ چہرہ جو دراصل حقیقی چہرہ ہے دنیا میں بہت مقبول ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ میں اسلام کی جو حسین تصویر پیش کر رہے ہیں اسے دیکھ کر یورپ کے معاندین اسلام بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر یہ حقیقی اسلام ہے تو پھر دنیا میں اس سے خوبصورت مذہب کوئی نہیں۔

معاندین احمدیت اور دیگر انتہا پسند گروپس تو اسلام کو بدنام ہی کر رہے ہیں۔ یہ اِنہیں 'سرکاری' مسلمانوں کی کرتوتیں ہیں جن سے اشتعال میں آکر یورپین میڈیا اسلام کی نہایت خوفناک صورت دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کارٹون شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مسلمان بھائیوں کو عقل دے کہ وہ اپنے ان غیر اسلامی اعمال سے اسلام کو بدنام نہ کریں۔

اگلی قسط میں معترض کے اعتراض کی تمام شقوں کا تفصیلی جواب دیا جائے گا۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ رپورٹ از صفحہ 15

سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیکل کیمپ: اس موقعہ پر احمدی ڈاکٹر صاحبان کے تعاون سے ایک میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جس سے احباب نے بھرپور استفادہ کیا۔ اس میڈیکل کیمپ میں بلڈ پریشر، شوگر اور جنرل چیک اپ کیا گیا۔ اور ادویات دی گئیں۔ اس کے علاوہ تمام حاضرین کو حفظ ماتقدم کے طور پر لُو سے بچنے کی ہومیوپیتھی دوائی دی گئی۔ اس کیمپ میں مکرم ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب، مکرم ڈاکٹر فرحان احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر عبد الماجد صاحب اور مکرم ڈاکٹر شہباز صاحب نے خدمات پیش کیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ کے موقع پر بُک اسٹال بھی لگایا گیا جس میں قرآن کریم کے تیلگو اور اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ دیگر جماعتی کتب اور لٹریچر بھی موجود تھا۔ شاملین جلسہ کی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ 740 تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (تنویر احمد، زعیم اعلیٰ انصار اللہ، حیدرآباد)

بنگلور میں تربیتی اجلاس

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 15 فروری 2015 کو بعد نماز عصر ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں واقفین نو بچوں کے والدین کے علاوہ دیگر افراد جماعت نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیز حزقیل احمد انور نے مع ترجمہ کی۔ عزیز ارسلان احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عدیل احمد ارسلان صاحب، مکرم مدبر احمد صاحب اور خاکسار نے بعض تربیتی امور پر تقریر کی۔ تقاریر کے بعد وقف نو کے متعلق خلفائے کرام کے ارشادات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی، صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، سکریٹری وقف نو بنگلور)

آدی چُن چُن گری کے Science and Technology Exhibition میں جماعت احمدیہ بنگلور کا دو روزہ بُک اسٹال

☆ مورخہ 19 اور 20 فروری 2015 کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی ہدایت پر مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام بنگلور سے 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر آدی چُن چُن گری میں جو ہندوؤں کا مقدس مذہبی مقام ہے دو روزہ بُک اسٹال لگایا گیا۔ اس جگہ انجینئرنگ اور میڈکل کالج بھی موجود ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں میں 800 سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کو جماعتی لٹریچر و لیف لیٹ دیا گیا۔ کثیر تعداد میں زائرین بُک اسٹال پر آئے اور جماعتی لٹریچر سے متعارف ہوئے۔ اس موقعہ پر ایک پروگرام کے دوران یہاں کے ہیڈ سوامی شری شری نرملانند جی اور مہمان خصوصی مکرم کرن کمار صاحب چیئرمین ISRO کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اس پروگرام میں 6000 سے زائد افراد موجود تھے۔ دوسرے دن جماعتی بُک اسٹال کو انتظامیہ کی طرف سے Best Book Stall کا ایوارڈ دیا گیا۔ 15 سے زائد انصار و خدام نے ڈیوٹیاں انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس بُک اسٹال کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج بنگلور، کرناٹک)

دعائے مغفرت

۞ مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول وانی صاحب مرحوم آف ترکپورہ، بانڈی پورہ کشمیر مورخہ 30 جنوری 2015 بروز جمعہ بقضائے الٰہی 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نماز باجماعت اور نماز تہجد کی پابند، نیک اور جماعت سے اخلاص و محبت رکھنے والی باوفا خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین (غلام محی الدین وانی، صدر جماعت احمدیہ ترکپورہ، بانڈی پورہ، کشمیر)

۞ خاکسار کے چھوٹے ہمزلف مکرم زاہد علی خاں صاحب آف ساندھن یوپی بعارضہ جوائنڈس و برین ہمرتج چند روز ہسپتال میں داخل رہ کر مورخہ 24 مارچ 2015 شام چھ بجے لکھنؤ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز مورخہ 25.3.15 کو مرحوم کی تدفین ساندھن میں ہوئی۔ مرحوم کی عمر پچاس سال تھی۔ آپ نے چند سال بطور معلم خدمت انجام دی اور اب ساندھن میں اپنی پریکٹس چلا رہے تھے۔ انہوں نے اہلیہ کے علاوہ تین بچے (دو بیٹیاں اور ایک بیٹا) یادگار چھوڑے ہیں۔ تینوں بچے چھوٹے اور زیر تعلیم ہیں۔
احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل و عیال اور متعلقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اہل و عیال کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین
(مظفر احمد اقبال، کوٹھی دار السلام، قادیان)

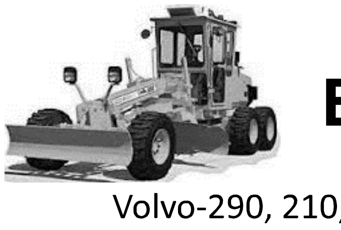
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

کیونکہ ملک میں مذہبی جماعتیں اسلام کے نام پر ملک میں دہشت گردی پھیلا رہی تھیں اور لوگوں کو قتل کر کے اموال کو لوٹ رہی تھیں۔ یہی حال ہے سبھی دہشت گرد تنظیموں کا جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں۔ کہتے ہیں میرے ایک پرانے دوست عباس صاحب جو اس وقت احمدی ہو چکے تھے۔ مگر مجھے علم نہیں تھا وہ ایک مرتبہ مجھے ملے اور مختلف امور پر بات کی۔ انہوں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی اور عقل کے عین مطابق تھی دل اس کو سن کر مطمئن ہوا۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت فارم پر کیا اور اس پیاری جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس کے چند دن بعد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک اندھیرے میدان میں رات کو چل رہا ہوں۔ پھر ایک بزرگ نظر آتے ہیں جو میرا ہاتھ تھام کر چل پڑتے ہیں۔ ہم سمندر کے کنارے پہنچتے ہیں تو وہاں ایک کشتی ہوتی ہے جس کے پاس ایک اور صاحب کھڑے نظر آتے ہیں جو ایسے لگتا ہے ہمارا ہی انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم تینوں اس میں سوار ہو جاتے ہیں میں دل میں سوچتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو جو بزرگ مجھے ساتھ لائے تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ امام مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد یہ کشتی چلتے چلتے ایک بحری جہاز کے پاس پہنچ جاتی ہے تو وہ دونوں مجھ سے فرماتے ہیں اس بحری جہاز میں سوار ہو جاؤ اور اس جہاز کے سواروں کے ساتھ جا ملو وہ تمہارے حقیقی اہل خانہ ہیں۔

یادگیر کے امیر صاحب ضلع لکھتے ہیں کہ شہر یادگیر کے ایک نوجوان منجوناتھ جن کا تعلق ہندو مذہب سے تھا وہ بی ایس سی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے ان کے ساتھ ہی ہمارے ایک خادم بھی پڑھائی کر رہے تھے۔ ایک دن ان کو نوٹس لکھنے کے لئے نوٹ بک کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ہمارے خادم کی نوٹ بک لے لی جس پر انسانیت زندہ باد اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا تھا۔ یہ پڑھ کر ان کے دل میں کافی اثر ہوا کہ اس زمانے میں جہاں اس قدر بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے زیادہ پیارا پیغام دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نعرے نے ان کے دل پر بہت پیارا اثر چھوڑا اور مزید معلومات کے لئے موصوف نے ہمارے خادم سے احمدیت کے بارے میں پوچھا ان کو جماعت کا لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ گہرے مطالعہ کے بعد ان کو اس بات کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور سچی جماعت ہے جو قیام امن کے لئے اور خدمت انسانیت کے لئے انتہا کی کوشش کر رہی ہے۔ جماعت کے بارے میں کافی کچھ جاننے کے بعد ان کے دل کو تسلی ہو گئی اور موصوف نے مارچ 2014ء میں بیعت کر لی۔ پس احمدیوں کے صرف نعرے نہیں بلکہ عملی حالتیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بھی ذریعہ تبلیغ کا بنتی ہیں کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں پہلے بھی۔ اس لئے صرف اپنی تعلیم کو بتانے سے اثر نہیں ہو گا لیکن حقیقت میں جب لوگ عمل بھی دیکھیں گے تو پھر ہی توجہ پیدا ہو گی اس لئے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہر احمدی پر پڑتی ہے۔

مصر سے ایک دوست محمود صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم خدا کی قسم آپ لوگ حق پر ہیں اور کاش کہ تمام دنیا آپ کے نہج کی پیروی کرنے لگ جائے۔ الحمد للہ کہ ہمارے والد صاحب نے بیعت کی۔ پھر میرے بھائی نے پھر والدہ نے اور پھر میں نے اور پھر میرے کزن نے اور میرے والد صاحب کے کزن نے بھی بیعت کر لی ہے۔ بہرحال یہ ان بیشمار واقعات میں سے چند ایک ہیں جن کو میں اکثر اپنی رپورٹس میں سے دیکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے کس طرح لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ کس طرح مخالفین کی مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ کس طرح عیسائی پادری بھی اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کس طرح علم و عرفان میں مسیح موعود کو مان کر لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ کس طرح اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ پس کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ نہیں بلکہ یقیناً یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا پتا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ پس ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر جہاں اپنے اور ان کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے وہاں مسلم امہ کے متعلق بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ اس وقت مسلم دنیا کی حالت قابل رحم ہے۔ لیڈر عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ عوام انصاف اور رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے لیڈروں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہر مفاد پرست لیڈر بن کر اپنا گروہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف فرقے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ کے اس آخری نبی کے ماننے والوں میں اتنا فتنہ و فساد ہے۔ کیوں ترقی کے عروج پر پہنچ کر زوال کی پستیوں میں تقریباً تمام مسلمان ملک گر رہے ہیں۔ اس زوال سے بچنے اور ترقی کی منزل پر دوبارہ چلنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس مسیح موعود کو مانو جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے۔ فرقہ بندیوں کی بجائے ایک امت بن کر مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے۔ اس کے لئے ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین مکرم انتصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جن کی وفات 28 مارچ 2015 کو ہوئی اور مکرم وسیم احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان جن کی مورخہ 25 مارچ 2015 کو دریائے بیاس میں ڈوبنے سے وفات ہو گئی، کا ذکر خیر فرمایا۔

حضور انور نے ہر دو مرحومین کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا ہونے کے لئے دعا کی۔ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 9 April 2015 Issue No.15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اس مسیح موعود کو مانو جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے۔ فرقہ بندیوں کی بجائے ایک امت بن کر مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر جہاں اپنے اور ان کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے وہاں مسلم امہ کے متعلق بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 27/مارچ 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روز اپنے احباب کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تائیدات کا ذکر ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلے کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے تھے آپ سے جس کے نتیجے اس وقت بھی ظاہر ہوئے اور صرف اسی وقت ہی نہیں بلکہ آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جا رہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جہاں بھی دنیا کے کسی بھی حصے میں مخالفین نے احمدیوں کو دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی ایسے راستے جماعت کی ترقی کے لئے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے انشاء اللہ۔

اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بعض واقعات کہ اس زمانے میں کس طرح اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے کس طرح لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے کس طرح ان تک احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے، پیش کرتا ہوں۔

ہمارے نائیجر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی دورے کے دوران ایک کچا راستہ پکڑا اور اس پر تبلیغ کرتے ہوئے آگے روانہ رہے۔ تین دن کے بعد اسی راستے سے واپسی پر ایک جگہ لوگوں نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ ہم سب آپ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے آپ ابھی امام صاحب کے پاس چلیں۔ جب ہم امام کے پاس گئے تو امام صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تسلی کرا دی ہے اس لئے ہمیں جماعت کی سچائی میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ تسلی کس طرح اللہ تعالیٰ نے کرائی؟ اس کا واقعہ انہوں نے سنایا کہ یہاں سے جب آپ گزرے تھے آپ کے جانے کے بعد ماراوی شہر کے وہابیوں کے بڑے امام صاحب اپنے قافلے کے ساتھ یہاں آئے اور یہ کہتے رہے کہ احمدی تو کافر ہیں اور تم لوگوں نے کافروں کو اپنی مسجد میں گھسنے دیا اور تبلیغ کی اجازت کیوں دی۔ جس پر گاؤں کے امام صاحب نے ان سے کہا کہ یہی فرق ہے آپ میں اور احمدیوں میں۔ آپ جب سے یہاں آئے ہیں آپ نے کافر کے سوا کوئی بات نہیں کی اور وہ جب تک یہاں رہے یعنی احمدی انہوں نے قرآن کریم اور حدیث کے سوا کوئی بات نہیں کی۔ اگر احمدیوں کی یہی بات کفر ہے تو ہمیں ان کا یہ کفر پسند ہے۔ وہاں بیعتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہو گئی۔

پھر تنزانیہ سے ٹبورا کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک بڑی جماعت کا یہاں قیام عمل میں آیا۔ یہ جماعت ٹبورا شہر سے پینتیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ جماعت کا قیام ایک احمدی دوست سلیمان جمعہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ موصوف وہاں تبلیغ کے لئے جاتے تھے اور پمفلٹ تقسیم کرتے تھے پھر اس پر کچھ افراد نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد معلم سلسلہ نے بار بار اور مسلسل وہاں دورہ کر کے تبلیغ کی جس پر کچھ اور افراد نے بیعت کی اور اللہ کے فضل سے اب وہاں تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ افرادِ جماعت غریب ہیں لیکن ایمان کے جذبے سے سرشار ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت وہاں ایک کچی مسجد بھی بنا دی ہے اور چندے کے نظام میں بھی سب شامل ہیں۔

اسی طرح مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام آدم تنکارا صاحب نے بیعت کی۔ انہوں نے بیعت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے جماعت کے کیسٹس اور ریڈیو سن رہے تھے۔ مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کافی ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ ایف ایم ریڈیو اسٹیشن ہے اور ان کا دائرہ ستر اسی میل تک ہے اللہ کے فضل سے کافی پھیلا ہوا ہے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے والد مرحوم فرقہ تیجانیہ کے بڑے امام تھے اور انہوں نے اس علاقے کے 93 مشرک دیہاتوں کو مسلمان کیا تھا۔ ایک رات ان آدم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے والد کہتے ہیں کہ احمدیت ہی سچا راستہ ہے اور وہ احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرے۔ اس کے بعد یہ ہمارے معلم کو ملے معلم صاحب کے ساتھ تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں گئے اور اس گاؤں کے لوگ پہلے مشرک تھے ان کے والد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئے تھے۔ چنانچہ اس گاؤں کے امام جن کی عمر اس وقت ستاسی سال ہے وہ آدم صاحب کے والد صاحب کے گہرے دوست تھے۔ اس رات انہوں نے تبلیغ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار چار سو بیعتیں وہاں ہو گئیں۔

پھر مالی کے ریجن جیما سے وہاں کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے ریجن کے ایک احمدی عبدالسلام تراوڑے صاحب اپنے قریبی گاؤں میں گئے تو وہاں موجود گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ کافی عرصے سے یہاں بارش نہیں ہو رہی اگر آپ کی جماعت سچی جماعت ہے تو آپ دُعا کریں کہ بارش ہو۔ یہ معلم وہیں مقامی مالی کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان دکھا۔ اور کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد وہاں بادل جمع ہونا شروع ہوئے اور اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی جمع ہو گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد لوگ عبدالسلام صاحب کے پاس آئے اور بتایا کہ ہمیں پتا لگ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ واقعی سچی اور خدائی جماعت ہے اور اس طرح سارا گاؤں جماعت میں بیعت کر کے داخل ہو گیا۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک دوست سلہ صاحب اس غرض سے مشن ہاؤس آئے کہ اپنے گاؤں میں تعمیر مسجد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے مدد لی جائے تو کہتے ہیں میں نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا۔ ایک بڑی لمبی نشست کے بعد یہ اتنے خوش تھے۔ کہنے لگے کہ آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گاؤں چلیں تاکہ یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچ جائے چنانچہ پروگرام کے تحت ان کے گاؤں گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں اور قریب کے پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

کانگو کے ایک عیسائی پادری نے احمدیت قبول کی اور ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی وہ کہنے لگے کہ میں نے سالہا سال بطور پادری کام کیا ہے اور لوگوں کو مذہبی تعلیم دی ہے لیکن جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔

الجزائر کے ایک دوست اپنے خاندان کے احمدیت میں داخل ہونے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیخ ان کے گھر آئے ہیں اور ان کے بچوں کو اسلام کی نیک تعلیم دے رہے ہیں جس سے ان کے گھر میں بہت نیک اثر پڑا ہے اور گھر میں اس شخص کی بہت عقیدت پیدا ہو گئی ہے۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ ایک دن ان کی بیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی اور مختلف سٹیشنز تبدیل کر رہی تھی کہ اچانک ایم ٹی اے پر جا کر رک گئی۔ اس وقت وہاں میری تصویر ایم ٹی اے پر آ رہی تھی تو وہ تصویر دیکھ کر خوشی سے اچھلی اور کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ امام مہدی جس کا زمانہ منتظر ہے تشریف لا چکے ہیں اور اس طرح انہوں نے نومبر 2013ء میں بیعت کی، جماعت میں داخل ہو گئے۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ کناکری کیپیٹل سے دو سو کلومیٹر دور سومیو یاوی ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہاں مسلسل رابطے کے نتیجے میں سارا گاؤں اور مزید دیہات بھی احمدی ہو گئے۔ کہتے ہیں اتنی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال تھا کہ یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کیا جائے۔ ہم جماعتی نظام کے قیام کے لئے وہاں پہنچے تو احباب جماعت پہلے سے ہمارے منتظر تھے جن میں وہاں کی جامع مسجد کے امام بھی تھے جو کہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے تھے جب ہم نے انہیں بتایا کہ اب ہم یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہیں تو گاؤں کے چیف نے کہا ہمارا مال و اسباب اور سب کچھ حاضر ہے اور یہ بڑی مسجد آپ کی ہے بلکہ سارا گاؤں آپ کا ہے اور کہنے لگے ہم تو اتنے خوش ہیں کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کر کے ہم نے اپنی زندگی میں اس نعمت کو پا لیا ہے جو انتہائی قیمتی ہے اور اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں اور ہمیں حقیقی اسلام کا چہرہ نظر آیا ہے۔

پھر الجزائر سے عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں میں نوے کی دہائی میں سول ڈیفنس اسکواڈ میں شامل ہوا

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad